امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کا ترجمان

نقیب

ہفتہ وار

پھلواری شریف پٹنہ

مدیر

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

معاون

مولانا رضوان احمد ندوی

اس شمارہ میں

■ اللہ کی باتیں، رسول اللہ کی باتیں
■ دینی مسائل
■ مولانا علاء الدین مظاہری......
■ سیاسی ڈائری (کتابوں پر تبصرہ)
■ ہلال رمضان کا پیغام..........
■ علوم دینیہ کا ارتقاء.........
■ اخبار جہاں، طب وصحت
■ ہفتۂ رفتہ، ملی سرگرمیاں

جلد نمبر 56/66 شمارہ نمبر 20 مورخہ ۲۷ رشعبان ۱۴۳۹ھ مطابق ۱۴ رمئی ۲۰۱۸ء روز سوموار

رمضان کے ہر منٹ کو قیمتی بنائیے

سال کے گیارہ مہینے تو آپ تجارت میں، زراعت میں، مزدوری میں اور دنیا کے کاروبار اور دھندوں میں، کھانے کمانے اور ہنسنے بولنے میں لگے رہے۔ اس لئے ایک مہینہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لئے مقرر فرمادیا کہ اس مہینے میں تم اپنے اصل مقصد تخلیق یعنی عبادت کی طرف لوٹ کر آؤ۔ جس کے لئے تمہیں دنیا میں بھیجا گیا، اور جس کے لئے تمہیں پیدا کیا گیا، اس ماہ میں اللہ کی عبادت میں لگو، اور گیارہ مہینے تک تم سے جو گناہ سرزد ہوئے ہیں، ان کو بخشواؤ، اور دل کی صلاحیتوں پر جو میل آچکا ہے۔ اس کو دھلواؤ، اور دل میں جو غفلت کے پردے پڑ چکے ہیں، ان کو اٹھواؤ۔ اس کام کے لئے ہم نے یہ مہینہ مقرر کیا ہے۔

رمضان کے معنی: لفظ ''رمضان'' میم کے سکون کے ساتھ ہم غلط استعمال کرتے ہیں۔ صحیح لفظ ''رمضان'' میم کے زبر کے ساتھ ہے۔ اور ''رمضان'' کے لوگوں نے بہت سے معنی بیان کئے ہیں، لیکن اصل عربی زبان میں 'رمضان' کے معنی ہیں۔ 'جھلسا دینے والا اور جلا دینے والا'' اور اس ماہ کا یہ نام اس لئے رکھا گیا کہ سب سے پہلے جب اس ماہ کا نام رکھا جا رہا تھا، اس سال یہ مہینہ شدید جھلسا دینے والی گرمی میں آیا تھا، اس لئے لوگوں نے اس کا نام ''رمضان'' رکھ دیا گیا۔

اپنے گناہوں کو بخشوالو: لیکن علماء نے فرمایا کہ اس ماہ کو ''رمضان'' اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس مہینے میں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اپنے فضل وکرم سے بندوں کے گناہوں کو جھلسا دیتے ہیں۔ اور جلا دیتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ مہینہ مقرر فرمایا۔ گیارہ مہینے دنیاوی کاروبار، دنیاوی دھندوں میں لگے رہنے کے نتیجے میں غفلتیں دل پر چھا گئیں، اور اس عرصہ میں جن گناہوں اور خطاؤں کا ارتکاب ہوا، ان کو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو کر انہیں بخشوالو۔ اور غفلت کے پردوں کو دل سے اٹھا دو، تا کہ زندگی کا ایک نیا دور شروع ہو جائے۔ اسی لئے قرآن کریم نے فرمایا کہ: يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (سورة البقرة: ۱۸۳) یعنی یہ روزے تم پر اس لئے فرض کئے گئے ہیں۔ تا کہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو جائے۔ تو رمضان کے مہینے کا اصل مقصد یہ ہے کہ سال بھر کے گناہوں کو بخشوانا، اور غفلت کے حجاب دل سے اٹھانا، اور دلوں میں تقویٰ پیدا کرنا۔ جیسے کسی مشین کو جب کچھ عرصہ استعمال کیا جائے تو اس کے بعد اس کی سروس کرانی پڑتی ہے۔ اس کی صفائی کرانی ہوتی ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے انسان کی سروس اور اوور ہالنگ کے لئے یہ رمضان المبارک کا مہینہ مقرر فرمایا ہے۔ تا کہ اس مہینے میں اپنی صفائی کراؤ، اور اپنی زندگی کو ایک نئی شکل دو۔

اس ماہ کو فارغ کرلیں: لہٰذا صرف روزہ رکھنے اور تراویح پڑھنے کی حد تک بات ختم نہیں ہوتی، بلکہ اس مہینے کا تقاضہ یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو اس مہینے میں دوسرے کاموں سے فارغ کرلے۔ اس لئے کہ گیارہ مہینے تک زندگی کے دوسرے کام دھندوں میں لگے رہے۔ لیکن یہ مہینہ انسان کے لئے اس کی اصل مقصد تخلیق کی طرف لوٹنے کا مہینہ ہے، اس لئے اس مہینے کے تمام اوقات، ورنہ کم از کم اکثر اوقات یا جتنا زیادہ سے زیادہ ہو سکے۔ اللہ کی عبادت میں صرف کرے، اور اس کے لئے انسان کو پہلے سے تیار ہونا چاہئے۔ اور اس کا پہلے سے پروگرام بنانا چاہئے۔

استقبال رمضان کا صحیح طریقہ: آج کل عالم اسلام میں ایک بات چل پڑی ہے۔ جس کی ابتداء عرب ممالک خاص کر مصر اور شام سے ہوئی، اور پھر دوسرے ملکوں میں بھی رائج ہوگئی اور ہمارے یہاں بھی آ گئی ہے، وہ یہ ہے کہ رمضان شروع ہونے سے پہلے کچھ محفلیں منعقد ہوتی ہیں، جس کا نام 'محفل استقبال رمضان'' رکھا جاتا ہے۔ جس میں رمضان سے ایک دو دن پہلے ایک اجتماع منعقد کیا جاتا ہے اور اس میں قرآن کریم اور تقریر اور وعظ رکھا جاتا ہے۔ جس کا مقصد لوگوں کو یہ بتلانا ہوتا ہے کہ ہم رمضان المبارک کا استقبال کر رہے ہیں اور اس کو ''خوش آمدید'' کہہ رہے ہیں، رمضان المبارک کے استقبال کا یہ جذبہ بہت اچھا ہے، لیکن یہی اچھا جذبہ جب آگے بڑھتا ہے تو کچھ عرصہ کے بعد بدعت کی شکل اختیار کر لیتا ہے، چنانچہ بعض جگہوں پر اس استقبال کی محفل نے بدعت کی شکل اختیار کرلی۔ لیکن رمضان المبارک کا اصل استقبال یہ ہے کہ رمضان آنے سے پہلے اپنے نظام الاوقات بدل کر ایسا بنانے کی کوشش کرو کہ اس میں زیادہ سے زیادہ وقت اللہ جل شانہ کی عبادت میں صرف ہو، رمضان کا مہینہ آنے سے پہلے یہ سوچو کہ یہ مہینہ آرہا ہے، کس طرح میں اپنی مصروفیات کم کرسکتا ہوں۔ اس مہینے میں اگر کوئی شخص اپنے آپ کو بالکلیہ عبادت کے لئے فارغ کرلے تو سبحان اللہ، اور اگر کوئی شخص بالکلیہ اپنے آپ کو فارغ نہیں کرسکتا تو پھر یہ دیکھے کہ کون کون سے کام ایک ماہ کے لئے چھوڑ سکتا ہوں، ان کو چھوڑے، اور کن مصروفیات کو کم کرسکتا ہوں، ان کو کم کرے اور جن کاموں کو رمضان کے بعد تک مؤخر کرسکتا ہے۔ ان کو مؤخر کرے۔ اور رمضان کے زیادہ سے زیادہ اوقات کو عبادت میں لگانے کی فکر کرے۔ میرے نزدیک استقبال رمضان کا صحیح طریقہ یہی ہے۔ اگر یہ کام کرلیا تو انشاء اللہ رمضان المبارک کی صحیح روح اور اس کے انوار وبرکات حاصل ہوں گے۔ ورنہ یہ ہوگا کہ رمضان المبارک آئے گا اور چلا جائے گا۔ اور اس سے صحیح طور پر فائدہ ہم نہیں اٹھا سکیں گے۔

روزہ اور تراویح سے ایک قدم آگے: جب رمضان المبارک کو دوسرے مشاغل سے فارغ کرلیا، تو اب اس فارغ وقت کو کس کام میں صرف کرے؟ جہاں تک روزوں کا تعلق ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ روزہ رکھنا فرض ہے۔ اور جہاں تک تراویح کا معاملہ ہے اس سے بھی ہر شخص واقف ہے۔ لیکن ایک پہلو کی طرف خاص طور پر متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ الحمدللہ جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہے، اس کے دل میں رمضان المبارک کا احترام اور اس کا تقدس ہوتا ہے، جس کی وجہ سے اس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ اس ماہ مبارک میں اللہ کی عبادت کچھ زیادہ کرے۔ اور کچھ نوافل زیادہ پڑھے۔ جو لوگ عام دنوں میں پانچ وقت کی نماز ادا کرنے کے لئے مسجد میں آنے سے کتراتے ہیں۔ وہ لوگ بھی تراویح جیسی لمبی نماز میں روزانہ شریک ہوتے ہیں۔ یہ سب الحمدللہ اس ماہ کی برکت ہے کہ لوگ عبادت میں، نماز میں، ذکر واذکار اور تلاوت قرآن میں مشغول ہوتے ہیں۔

ایک مہینہ اس طرح گزار لو: لیکن ان سب نفلی نمازوں، نفلی عبادات، نفلی ذکر واذکار، اور نفلی تلاوت قرآن کریم سے زیادہ مقدم ایک اور چیز ہے۔ جس کی طرف توجہ نہیں دی جاتی ہے، وہ یہ ہے کہ اس مہینے کو گناہوں سے پاک کر کے گزارنا کہ اس ماہ میں ہم سے کوئی گناہ سرزد نہ ہو، اس مبارک مہینے میں آنکھ نہ بہکے، نظر غلط جگہ پر نہ پڑے، کان غلط چیز نہ سنیں۔ زبان سے کوئی غلط کلمہ نہ نکلے اور اللہ کی معصیت سے مکمل اجتناب ہو یہ مبارک مہینہ اگر اس طرح گذار لیا پھر اور نہ ذکر واذکار کیا ہو۔ لیکن گناہوں سے بچتے ہوئے اللہ کی معصیت اور نافرمانی سے بچتے ہوئے یہ مہینہ گزار دیا تو آپ قابل مبارکباد ہیں۔ اور یہ مہینہ آپ کے لئے مبارک ہے۔ گیارہ مہینے تک ہر قسم کے کام میں مبتلا رہتے ہیں، یہ اللہ تبارک کا ایک مہینہ ہے۔ کم از کم اس کو تو گناہوں سے پاک کرلو۔ اس میں تو اللہ کی نافرمانی نہ کرو۔ اس میں تو کم از کم جھوٹ نہ بولو۔ اس میں تو غیبت نہ کرو۔ اس میں تو بدنگاہی کے اندر مبتلا نہ ہو، اس مبارک مہینے میں تو کانوں کو غلط جگہ پر استعمال نہ کرو۔ اس میں تو رشوت نہ کھاؤ، اس میں سود نہ کھاؤ، کم از کم یہ ایک مہینہ اس طرح گزار لو۔

یہ کیسا روزہ ہوا؟ اس لئے کہ آپ روزے تو ماشاء اللہ بڑے ذوق وشوق سے رکھ رہے ہیں، لیکن روزے کے کیا معنی ہیں؟ روزے کے معنی یہ ہیں کہ کھانے سے اجتناب کرنا، پینے سے اجتناب اور نفسانی خواہشات کی تکمیل سے اجتناب کرنا، روزے میں ان تینوں چیزوں سے اجتناب ضروری ہے، اب یہ دیکھیں کہ یہ تینوں چیزیں ایسی ہیں جو فی نفسہ حلال ہیں، کھانا حلال، پینا حلال اور جائز طریقے سے زوجین کا نفسانی خواہشات کی تکمیل کرنا حلال، اب روزے کے دوران آپ ان حلال چیزوں سے تو پرہیز کر رہے ہیں، نہ کھا رہے ہیں اور نہ پی رہے ہیں، لیکن جو چیزیں پہلے سے حرام تھیں، مثلاً جھوٹ بولنا، غیبت کرنا، بدنگاہی کرنا، جو ہر حال میں حرام تھیں، روزے میں یہ سب چیزیں ہو رہی ہیں، اب تو روزہ رکھا ہوا ہے، اور جھوٹ بول رہے ہیں، روزہ رکھا ہوا ہے اور غیبت کر رہے ہیں۔ روزہ رکھا ہوا ہے اور بدنگاہی کر رہے ہیں، اور روزہ رکھا ہوا ہے، لیکن وقت پاس کرنے کے لئے گندی گندی فلمیں دیکھ رہے ہیں، یہ کیا روزہ ہوا؟ کہ حلال چیز تو چھوڑ دی اور حرام چیز نہیں چھوڑی، اس لئے حدیث شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو شخص روزے کی حالت میں جھوٹ بولنا نہ چھوڑے تو مجھے اس کے بھوکا اور پیاسا رہنے کی کوئی حاجت نہیں، اس لئے جب جھوٹ بولنا نہیں چھوڑا جو پہلے سے حرام تھا، تو کھانا چھوڑ کر اس نے کونسا بڑا عمل کیا۔

(مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ)

ملت کا اتحاد

''ہماری اصل طاقت ملت کا اتحاد ہے، اگر ہم نے اپنے آپ کو انتشار سے محفوظ نہیں رکھا اور مشترک مقاصد کے لئے مل جل کر کام کرنے کی کوشش نہیں کی تو ہمارے لئے اس ملک میں ایک باعزت قوم کی حیثیت سے باقی رہنا مشکل ہو جائے گا۔ اس لئے موجودہ عالمی اور خاص کر ملکی حالات کے پس منظر میں اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ ہم ہر قیمت پر ملت کے اتحاد کو باقی رکھیں، اختلافی مسائل میں اعتدال کا راستہ اختیار کریں اور اپنی زبان وقلم کو امت کے درمیان تفریق وانتشار کا ذریعہ نہ بنائیں۔'' (امیر شریعت مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی دامت برکاتہم)

بلا تبصرہ

''عالمی صحت تنظیم کی رپورٹ کے مطابق دنیا کے سب سے آلودہ شہروں میں تنہا بہار کے چودہ شہر ہیں، اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ سرکار بدلنے سے صورت حال نہیں بدلی ہے، اب ہمیں سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے کہ ہم کیسا مستقبل چاہتے ہیں، آخر کیوں ذات، مذہب کی سیاست کے چکر میں ترقی کے موضوع کو پیچھے چھوڑ دیتے ہیں، جمہوریت کا مطلب ہوتا ہے عوام کا عوام کے ذریعہ عوام کے لیے حکومت۔''

(آج کی جمہوریت میں عوامی مسائل پیچھے اور سیاست ہر میدان میں آگے بڑھ گئی ہے) اکھشت شرما ہندوستان ۸ رمئی ۲۰۱۸ء)

اللہ کی باتیں ---- رسول اللہ کی باتیں

مولانا رضوان احمد ندوی

انسانوں کی فطری کمزوری:

﴿اگر ہم انسان کو اپنی مہربانی کا مزہ چکھا کر اس سے چھین لیتے ہیں تو وہ ناامید اور ناشکرا ہو جاتا ہے اور اگر اس کو تکلیف کے بعد کسی نعمت کا مزہ چکھا دیں تو کہنے لگتا ہے کہ میرا سب دکھ درد رخصت ہوا، وہ اترانے لگتا ہے اور شیخی بگھارتا ہے، مگر جو لوگ مستقل مزاج ہیں اور نیک کام کرتے ہیں، وہ ایسے نہیں ہوتے، ایسے لوگوں کے لیے بڑی مغفرت اور بہت بڑا اجر ہے۔﴾ (سورۂ ہود)

مطلب: قرآن مجید کے مضامین کا بڑا حصہ تخلیق انسانی اور اس کی عام ذہنی وفکری ساخت کے حالات پر مشتمل ہیں، قرآن پاک نے مختلف انداز بیان اور پیرایہ اسلوب میں انسان کی فطری کمزوری کی طرف اشارہ کیا ہے؛ تاکہ انسان اپنے اندر اصلاح کا جذبہ پیدا کرے، چونکہ انسان کی عجیب کیفیت ہے، جب وہ کسی مصیبت اور پریشانی میں گھر جاتا ہے، اس پر کوئی افتاد آن پڑتی ہے تو وہ اللہ کی رحمتوں سے ناامید ہو جاتا ہے اور ناشکری کرنے لگتا ہے اور جب اس پر احسانات کی بارش برسائی جاتی ہے تو وہ حرص وطمع اور دنیا کے زر ومال کی محبت میں اس قدر غرق ہو جاتا ہے کہ اپنے منعم حقیقی کو بھی فراموش کر بیٹھتا ہے، انسان کی عام عادت یہی ہے کہ سختی اور پریشانی کے وقت اس کی نظر اسباب سے اٹھ کر صرف اللہ پر رہتی ہے اور جہاں مصیبت کی گھڑی گذر گئی، کام بن گیا، پھر خدا کو بھول کر اسباب پر نظر جما دیتا ہے، ڈرتا نہیں کہ پھر خدا ویسے ہی تکلیف اور سختی کا ایک سبب کھڑا کر دے، اس کے ہاتھ میں سب اسباب کی باگ ڈور ہے؛ اس لیے جس طرح مصائب وآلام انسان کی آزمائش کا ذریعہ ہیں، اسی طرح راحت اور سکون بھی خدا کی آزمائش ہی کی حیثیت رکھتے ہیں؛ لیکن جو لوگ ناموافق حالات میں صبر وتحمل، ضبط وبرداشت سے کام لیتے ہیں، اللہ کے نزدیک ایسے لوگ بڑی مغفرت اور اجر کے مستحق ہیں، قرآن پاک کی اس آیت میں انہیں باتوں کی طرف اشارہ کیا گیا کہ مسلمانوں کو اپنی حالتوں کا جائزہ لیتے رہنا چاہیے اور اللہ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے وقت حق شناسی اور شکر گذاری کی کیفیت پیدا کرنی چاہیے اور اگر وہ کسی پریشانی میں گھر گئے ہوں تو اللہ سے اس کے لیے نجات کی دعا کرنی چاہیے، ایک بندہ مومن کا یہی شیوہ ہونا چاہیے، اسی میں اللہ تعالیٰ اس کے لیے خیر وبرکت عطا فرمائیں گے۔

شعبان کی آخری تاریخ:

{حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ شعبان کی آخری تاریخ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے سامنے جلوہ افروز ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! اب رمضان کا مہینہ تم پر سایہ فگن ہو رہا ہے، یہ بڑا عظیم الشان مہینہ ہے، اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے، اللہ نے اس مہینہ کے روزے فرض کئے ہیں اور رات کے قیام تراویح کو نفلی عبادت ٹھہرایا ہے، جو شخص اس ماہ میں ایک نفلی نیکی کرے گا، اس کا ثواب اور دنوں کے فرض کے برابر ہوگا اور جو کوئی ایک فرض ادا کرے گا، اس کا ثواب اور دنوں کے ستر فرضوں کے برابر ہوگا، یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے، یہ غم خواری اور غم گساری کا مہینہ ہے، اس میں مومن کے رزق کو بڑھا دیا جاتا ہے۔} (بیہقی)

وضاحت: ماہ شعبان میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طویل خطبہ دیا اور صحابہ کرام سے فرمایا کہ رمضان کا متبرک مہینہ صدہا خیر وبرکت اور بے شمار فضل وحسنات کے ساتھ جلوہ گر ہونے والا ہے، جس طرح خزاں کے بعد بہار آتی ہے اور ساری فضا مسکرانے لگتی ہے، بالکل اسی طرح گناہوں اور آلائشوں کے بعد نیکیوں کا یہ موسم بہار آتا ہے، جس سے ساری فضا منور ہو جاتی ہے، عبادات ونوافل، ذکر وتلاوت اور رضائے الٰہی کے وہ کون سے کام ہیں جو اس ماہ مبارک میں انجام نہیں پاتے، گرچہ صائم کا جسم انسان ہوتا ہے؛ لیکن اس کی روح فرشتوں کی زندگی بسر کرتی ہے، جو نہ کھاتے ہیں اور نہ ہی پیتے ہیں، جس کا ظہور حالت ملکوتی سے ہوتا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ رمضان المبارک کا اہتمام ابھی سے شروع کر دیں، تلاوت واذکار کے لیے وقت کو فارغ کر لیں، ایسے کام جو رمضان سے پہلے پورے ہو سکتے ہیں، اس سے فارغ ہو جائیں؛ تاکہ رمضان میں نوافل اور تلاوت کے لیے وقت خوب صرف ہو سکے، بہتر یہ ہے کہ اپنی سہولت کے لیے پہلے سے نظام الاوقات طے کر لین، پھر رمضان کا استقبال کریں۔ اس لیے علماء ربانیین رمضان کی آمد سے اتنے خوش ہوتے کہ چھ مہینے پہلے سے ہی ذکر کیا کرتے تھے کہ اب رمضان آئے گا، اتنے مہینہ باقی ہیں اور اتنا ہی اس کے چلے جانے سے مغموم ہوتے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس ماہ مبارک کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جو شخص رمضان کے روزے ایمان واحتساب کے ساتھ رکھے گا، اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے، ایمان واحتساب کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے تمام وعدوں پر یقین کامل ہو اور ہر عمل پر ثواب کی نیت کرے اور اخلاص وللّٰہیت اور رضائے الٰہی کا حصول پیش نظر ہو اور ہر وقت مرضی الٰہی کو دیکھے۔

آیئے! آج ہم سب سے پہلے اپنے نفس کا محاسبہ کریں، رمضان المبارک میں رب حقیقی کے دربار میں خوب توبہ واستغفار کریں، گڑگڑائیں، التجا کریں اور اپنی غلطی کا اعتراف کر کے مغفرت کی درخواست کریں؛ کیوں کہ جب رمضان آتا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم امور خیر میں آندھی سے بھی زیادہ تیز رفتار ہو جاتے تھے، آپ بھی اس ماہ کی قدر کیجئے، معاشرہ اور سماج میں جو محتاج اور بیوائیں ہیں، دل کھول کر ان کی مدد کیجئے، نیکی وغم خواری کے اس مہینہ میں صدقات وخیرات کرنے سے اجر وثواب میں اضافہ ہوتا ہے، اللہ کے کتنے بندے ایسے ہیں، جن کو صرف روزہ افطار کرنے کے لیے مسجد میں مل جاتا ہے، پھر وہ بھوکے رہتے ہیں؛ اس لیے ایسے ضرورت مند لوگوں کا پتہ لگا کر ان کی مدد کیجئے، اللہ ہم سب کو اس مبارک مہینہ کی قدر کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

دینی مسائل

مفتی احتکام الحق قاسمی

باہر کے لاؤڈ اسپیکر سے نماز تراویح شریعت کے خلاف ہے:

رمضان میں بہت سارے لوگ ایسے مائک سے نماز تراویح پڑھاتے ہیں، جس کی آواز باہر کے لاؤڈ اسپیکر سے پورے محلّہ اور آبادی میں گونجتی ہے۔ جس سے برادران وطن کو تکلیف ہوتی ہے، اور نمازیوں کی نماز میں بھی خلل ہوتا ہے۔ ایسا کرنا شرعاً درست ہے یا نہیں؟

الجواب ـــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

نماز میں قرآن کریم کتنی آواز میں پڑھا جائے، اس سلسلہ میں اللہ پاک کا واضح ارشاد ہے: ''وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَالِكَ سَبِيلًا'' (الاسراء: ۱۱۰)

اپنی نماز نہ زیادہ بلند آواز میں پڑھو اور نہ بالکل آہستہ (بلکہ) اس کے درمیان کا راستہ اختیار کرو، صحیح بخاری میں اس حکم کا پس منظر یہ بیان کیا گیا ہے کہ مکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے رفقاء کو نماز پڑھاتے اور زور سے قرآن مجید پڑھتے تو مشرکین مکہ قرآن کریم، اللہ رب العزت اور حضرت جبرئیل علیہ السلام تینوں کو برا بھلا کہتے اور ان کی شان میں گستاخیاں کرتے، اس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ قرآن بہت زور سے نہ پڑھیں کہ مشرکین سنیں اور گستاخیاں کریں، اور اتنا آہستہ بھی نہ پڑھیں کہ نماز میں شریک صحابہ بھی نہ سن سکیں، بلکہ درمیانی راستہ اختیار کریں۔ ''عن ابن عباس فی قوله تعالىٰ ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها، قال نزلت و رسول الله صلى الله عليه وسلم مختفي بمكة كان اذا صلى باصحابه رفع صوته بالقرآن فإذاسمعوا المشركين سبواالقرآن و من انزله و من جاء به فقال اللّٰه تعالىٰ لنبيه صلى اللّٰه عليه وسلم و لا تجهر بصلاتك اى بقرأتك فيسمع المشركون فيسبوالقرآن و لا تخافت بها من اصحابك فلا تسمعهم وابتغ بين ذالك سبيلا'' (صحيح البخارى كتاب التفسير ۶۸۶/۲)

قرآن کریم کے اس حکم سے معلوم ہوا کہ جہاں قرآن کریم کو زور سے پڑھنے سے فتنہ پیدا ہوتا ہو، اسلام کے دشمن اسکو گستاخی اور بے ادبی کا ذریعہ بناتے ہوں تو وہاں اس سے احتراز کرنا چاہئے، تاکہ ہم بالواسطہ شعائر دین کی بے احترامی کا سبب نہ بنیں۔ (مستفاد آسان تفسیر حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی: ۸۴۰/۱)

تراویح میں لاؤڈ اسپیکر خواہ مسجد کے منارہ پر ہو یا کسی گھر یا ہال کی چھت ذریعہ قرآن کی آواز باہر محلّہ اور پوری آبادی میں پھیلانا جہاں قرآن وحدیث کے حکم کے صریح خلاف ہے، وہیں بہت سارے مفاسد بھی ہیں، مثلاً

۱۔ لاؤڈ اسپیکر سے گونجنے والی غیر معمولی آواز سے غیر مسلموں بالخصوص ان مریضوں کی راحت وآرام اور نیند میں خلل ہوتا ہے، جنہیں راحت وآرام کی سخت ضرورت ہوتی ہے، جس کی وجہ سے انہیں سخت ناگواری ہوتی ہے، برا بھلا کہتے ہیں، گالیاں دیتے ہیں اور اسلام وشعائر اسلام کے ساتھ گستاخیاں کرتے ہیں، ظاہر ہے اسلام ان چیزوں کو بالکل پسند نہیں کرتا اور حکم دیتا ہے ''وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَالِكَ سَبِيلًا''

۲۔ یہ وقت عبادت کا ہوتا ہے، ہر طرف لوگ عبادت میں مشغول ہوتے ہیں، عورتیں اور مریض اپنے گھروں میں نیز بہت سارے لوگ کسی ہال میں یا مسجدوں میں تراویح پڑھ رہے ہوتے ہیں، باہر سے آنے والی لاؤڈ اسپیکر کی آواز عبادت میں مصروف لوگوں کی عبادت میں خلل ڈالتی ہے، جس سے انہیں تکلیف ہوتی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے سخت منع فرمایا ہے، چنانچہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں معتکف تھے، کچھ لوگوں کو زور سے قرآن پڑھتے سنا تو آپ نے اپنے خیمہ کا پردہ ہٹا کر صحابہ کو متنبہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ''الا ان كلكم مناج ربه فلايوذين بعضكم بعضاو لا يرفعن بعضكم علي بعض القرأة'' (صحيح ابن خزيمه) تم میں سے ہر ایک اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہے اور (باآواز بلند قرآن پڑھنے سے دوسروں کی عبادت میں خلل پہونچتا ہے، جس کی وجہ سے انہیں تکلیف ہوتی ہے) اس لیے کوئی کسی کو ہرگز تکلیف نہ پہونچائے اور قرآن پڑھنے میں اپنی آواز دوسروں پر بلند نہ کرے۔

۳۔ آیت سجدہ سننے کے بعد سجدہ لازم ہوتا ہے، لاؤڈ اسپیکر کی آواز دور تک جاتی ہے، بہت سے لوگوں کے کانوں سے ٹکراتی ہے، آیت سجدہ بھی سنتے ہیں، بعض دفعہ سننے والوں کو پتہ بھی نہیں چلتا کہ ہم نے آیت سجدہ سنی ہے، جس پر ہمیں سجدہ کرنا چاہئے اور اس طرح غیر محسوس طریقہ پر ترک سجدہ کا گناہ ان کو ہوتا ہے، جس کا سبب لاؤڈ اسپیکر پر قرآن کی تلاوت ہے۔

۴۔ باہر کے مائک کے ذریعہ تراویح کا مقصد عام طور پر ریا وشہرت اور نام ونمود ہوتا ہے، اور یہ اتنا خطرناک مرض ہے جس سے بڑی بڑی عبادتیں رائیگاں ہو جاتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص لوگوں کو سنانے اور سستی شہرت حاصل کرنے کے لیے کوئی عمل کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کا حال لوگوں کو سنائے گا (یعنی قیامت کے دن لوگوں کے سامنے اس کے عیوب کے ساتھ ذلیل ورسوا کرے گا) نیز جو شخص لوگوں کو دکھانے کے لیے کوئی عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ریاکاری کی سزا دے گا، یعنی قیامت کے دن اس سے کہیگا کہ اپنا اجر وثواب اسی سے مانگو جس کے لیے تم نے وہ عمل کیا تھا۔ ''عن جندب قال قال النبى صلى اللّٰه عليه وسلم : من سمع سمع اللّٰه به و من يراء يراء اللّٰه به'' (صحیح البخاری: ۹۶۲/۲) لہٰذا صورت مسئولہ میں نماز تراویح یا دیگر فرض نمازوں کو ایسے لاؤڈ اسپیکر سے ادا کرنا جس کی آواز باہر پھیلے قرآن و حدیث اور مزاج شریعت کے بالکل خلاف ہے، جس سے احتراز بہرحال لازم وضروری ہے، مائک سے نماز کی ادائیگی میں اس بات کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے کہ آواز مسجد یا نماز ادا کرنے کی جگہ سے باہر نہ پھیلے، تاکہ دوسروں کی تکلیف اور ایذا رسانی سے بچ سکیں اور قرآن کریم کی بے ادبی اور بے احترامی نہ ہو فقط واللہ تعالیٰ اعلم

امارت شرعیہ بہار اڑیسہ وجھارکھنڈ کا ترجمان

ہفتہ وار نقیب پھلواری شریف پٹنہ

پھلواری شریف

جلد نمبر 56/66 شمارہ نمبر 20 مورخہ ۲۷؍شعبان ۱۴۳۹ھ مطابق ۱۴؍مئی ۲۰۱۸ء روز سوموار

موسم بہار

ہر کام کا سیزن اور موسم ہوتا ہے اور اپنے اپنے متعلقہ کاموں کے سیزن کا لوگوں کو انتظار رہتا ہے، کیوں کہ اس کی نفع بخشی سے کاروبار زندگی میں رونق آتی ہے اور سال بھر معاشی زندگی پر اس کے اثرات باقی رہتے ہیں، ایمان والوں کو بھی ایک سیزن کا انتظار رہتا ہے اور وہ سیزن ہے نیکیوں کے موسم بہار کا، جسے ہم رمضان المبارک کے نام سے جانتے ہیں، اس موسم کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ شر پھیلانے والی بڑی قوت شیطان کو پابند سلاسل کر دیا جاتا ہے، خیر کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، قلب ونظر اور ذہن ودماغ پر اس سیزن کے اثرات خوش کن ہوتے ہیں، خیر کے کاموں کی طرف رجحان بڑھتا ہے اور برائیوں سے فطری طور پر دل میں نفور پیدا ہوجاتا ہے، مسجدیں نمازیوں سے بھر جاتی ہیں، تلاوت قرآن کریم کی آواز ہر گھر سے آنے لگتی ہے، خیرات وزکاۃ دینے والے، ادارے، تنظیمیں اور افراد کی ضرورتوں کی تکمیل کے لئے آگے آتے ہیں، انسان غریبوں، مسکینوں ہی کے لئے نہیں محلہ میں اہل ثروت روزہ داروں کے لیے بھی دسترخوان سجاتا ہے کیوں کہ اسے معلوم ہے کہ افطار کا ثواب روزے کے ثواب کے برابر ہے، دسترخوان پر جتنی چیزیں رمضان میں جمع ہوجاتی ہیں اس کا چوتھا حصہ بھی عام دنوں میں دسترخوان پر دیکھنے کو نہیں ملتا، روزہ کو حدیث میں ڈھال کہا گیا ہے اور اس ڈھال کے ذریعہ ایمان والا خیر کو اپناتا اور شر کو چھوڑتا ہے، دھوپ کی تمازت، پیاس کی شدت اور غضب کی بھوک میں بھی اسے یقین ہوتا ہے کہ یہ عمل رضائے الٰہی کا سبب ہے اور جو ثواب ملے گا اس کا پیمانہ مقرر نہیں ہے، حدیث قدسی ہے، روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا، عام طور سے نیک اعمال میں ثواب کا فارمولہ ایک پر دس کا ہے، قرآن کریم میں مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا مذکور ہے یعنی ایک نیکی کیجئے دس پایئے؛ لیکن روزہ ظاہر کے اعتبار سے ایک مخفی عبادت ہے، لیکن بندے کا روزہ کس پائے کا ہے، اللہ ہی جانتا ہے، اس لئے روزہ کے اجر وثواب کا فارمولہ الگ ذکر کیا گیا کہ وہ اللہ کے لئے ہے اور اللہ ہی اس کے روزے کے اعتبار سے بدلہ عطا فرمائیں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ میں ہی اس کا بدلہ ہوں، ظاہر ہے اللہ جس کو مل جائے اسے کسی اور چیز کی ضرورت باقی نہیں رہے گی، اس لیے ایمان والوں کو اس موسم بہار سے اس طرح فائدہ اٹھانا چاہیے کہ دل کی دنیا بدل جائے اور زندگی اس راستے پر چل پڑے جو اللہ اور اس کے رسول کو مطلوب ہے، اس کے لئے روزہ کے ساتھ تراویح وتہجد اور تلاوت قرآن کا اہتمام بھی کرنا چاہیے اور خود کو منکرات سے بچانا بھی چاہیے، اس حد تک کہ کوئی جھگڑے پر اُتارو ہو تو آپ کہہ دیجئے، میرا روزہ ہے، ایسا روزہ انسان کے اندر تقویٰ پیدا کرتا ہے، اور تقویٰ ہی رضائے الٰہی تک لے جانے والی شاہ راہ ہے۔

اس موقع سے یہ بتانا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ بہت سارے لوگ ٹی وی کے ان پروگراموں کو دیکھنے میں وقت برباد کرتے ہیں جو استقبال رمضان یا رمضان کے لیے خصوصی پروگرام کے حوالہ سے پیش کیے جاتے ہیں، ان پروگراموں کو دیکھنے میں وقت برباد کرنا کسی طور پر مناسب نہیں ہے، کیوں کہ ان پروگراموں میں بھی منکرات کی بھر مار ہوتی ہے، لہو ولعب کے وہ مناظر ایڈورٹائز اور اشتہار کے طور پر دکھائے جاتے ہیں جو شرعی طور پر منکرات کے ذیل میں آتے ہیں، یقیناً قرآن کریم کی تلاوت، نعت خوانی اور روزہ رمضان کی مناسبت سے ترغیبی گفتگو اچھی چیز ہے، لیکن اس اچھے کام کے ساتھ منکرات کی ایک لمبی فہرست اس میں ہوتی ہے، اس لیے بہتر یہی ہے کہ ٹی وی بند کر دیں اور سارا وقت تلاوت کلام پاک اور ذکر واذکار میں لگائیں یہ آپ کی اخروی زندگی کے لیے فائدہ منداور رمضان المبارک کے تقاضوں کے عین مطابق ہے۔

ایک اور کام جس سے اجتناب کرنا چاہیے وہ ہے سیاسی افطار پارٹی، ان دنوں قومی یک جہتی کے فروغ کے نام پر سیاسی افطار پارٹی پر زور دیا جاتا ہے، اور مسلم وغیر مسلم اس میں پیش پیش رہتے ہیں، یقیناً افطار کرانا کار ثواب ہے، لیکن اس مال سے جو حلال ہو اور پھر نمود ونمائش کے جذبہ سے نہ ہو، اس لیے کہ عبادت جب ریا اور دکھاوا بن جائے تو اس کا ثواب جاتا رہتا ہے، سیاسی افطار پارٹی میں مال حلال وحرام کی تمیز باقی نہیں رہتی اور پھر ریا نمود ونمائش اس کام کو کار عبث بنا دیتا ہے، اس لیے کہ اعمال کا مدار نیتوں پر ہے، نیت حصول ثواب کی نہیں ہو تو اس عمل کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا، بلکہ روزہ دار جو افطار کرتے ہیں، ان کی دن بھر کی محنت پر بھی سوالیہ نشان کھڑے ہو سکتے ہیں، اس لیے اس عبث کام سے اجتناب ہی بہتر ہے۔

کرناٹک انتخاب

سمٹتی اور ریاستوں میں بے دخل ہوتی کانگریس کے لیے کرناٹک آخری بڑا قلعہ ہے، یہ قلعہ اس کے ہاتھ سے نکل گیا تو پارٹی بے حیثیت ہو کر رہ جائے گی، اس لیے بی جے پی اور کانگریس دونوں کی طرف سے پوری طاقت لگائی جارہی ہے، جملے اچھالے جارہے ہیں، اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے سارے حربے آزمائے جارہے ہیں، میڈیا بھی اپنی موجودگی درج کرانے میں لگا ہوا ہے اور سروے رپورٹوں کے نام پر ایک دوسرے کی حمایت اور فضا سازی کا کام بڑے پیمانے پر کر رہا ہے، حالاں کہ سروے رپورٹ بار بار غلط ثابت ہو چکے ہیں اور ان پر پورا اعتماد نہیں کیا جا سکتا ہے، لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کرناٹک میں کسی بھی پارٹی کو اکثریت نہیں ملنے جارہی ہے، ایسے میں جوڑ توڑ کی سیاست سرگرم ہوگی، جو اعداد وشمار مختلف نیوز چینلوں نے فراہم کیا ہے اس میں اے بی پی نیوز سروے کے مطابق کانگریس کو اڑتیس فی صد ووٹوں کے ساتھ برانوے سے ایک سو دو سیٹیں مل سکتی ہیں، جبکہ بی جے پی کو تینتیس فی صد ووٹ ملیں گے اور اٹھہتر، انہتر سیٹیں اس کے کھاتے میں جاسکتی ہیں، قابل ذکر کردار اس انتخاب میں جے ڈی اس کا ہوگا، اسے بائیس فی صد ووٹوں کے ساتھ بتیس سے بیالیس سیٹیں مل سکتی ہیں اور وہ کنگ میکر کا کردار ادا کرنے کے پوزیشن میں ہوگی، کرناٹک اسمبلی میں دو سو چوبیس سیٹیں ہیں اور اکثریت کے لیے ایک سو تیرہ سیٹوں پر قابض ہونا ہوگا، یہاں انتخاب ۱۲؍مئی کو ہونا ہے، اور نتائج ۱۵؍مئی کو آجائیں گے، اس بار کے انتخاب میں لنگایت کا ووٹ بھی مؤثر کردار ادا کرے گا، موجودہ وزیر اعلیٰ نے لنگائیوں کو اپنی طرف لانے کے لیے حکمت عملی بنائی ہے اور اس کا بار بار اعلان کیا ہے، لیکن دنیا جانتی ہے کہ بی جے پی کا تھنک ٹینک کیسی بھی حکمت عملی کو جب چاہے بدل کر رکھ دیتا ہے اور جس حد تک جانا ہو چلا جاتا ہے، اور وہ لوگ اس کام کے لئے حرکت میں آگیے ہیں۔

لاپرواہی

لوک سبھا اور راجیہ سبھا (ایوان زیریں اور ایوان بالا) کے ارکان کو ترقیاتی کاموں کی انجام دہی کے لیے پوری مدت میں ہر سال پانچ کڑوڑ روپے ملتے ہیں، بہار کے چالیس ممبران پارلیامنٹ کو آٹھ سو کروڑ، مرکزی حکومت ضابطہ کے مطابق دیا کرتی ہے، اس رقم کے استعمال کے لیے ممبران پارلیامنٹ اور راجیہ سبھا منصوبوں کو منظوری دیتے ہیں اور پھر ان منصوبوں کو عملی شکل دینے کے لیے مرکزی حکومت فنڈ فراہم کرتی ہے، کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اراکین کی منظوری کے بعد بھی حیلے حوالے سے مرکزی حکومت ان منصوبوں کے لیے رقم فراہم نہیں کراتی اور اراکین خاموش تماشائی بنے رہتے ہیں۔ 2014 اور 2019 کے درمیان جو آٹھ سو کڑوڑ روپے ریاست کے چالیس ارکان پارلیامنٹ کو ملنا تھا، اس میں اب تک صرف پانچ سو چالیس کڑوڑ روپے ہی مرکزی حکومت دے پائی ہے، اسی طرح راجیہ سبھا کے سولہ ارکان کو ترقیاتی فنڈ میں چار سو پچاس کڑوڑ ملنے تھے، اس میں صرف دو سو اکاون کڑوڑ روپے ہی مل پائے، جو رقم ارکان کو دیے گیے اس میں سے کچھ نے دو ایک منصوبوں کی تکمیل پر ہی اسے اڑا ڈالا اور بعضوں نے اسی رقم سے درجنوں منصوبوں کو تکمیل تک پہونچایا، بعض ارکان ایسے بھی رہے جنہوں نے کسی منصوبے کو منظوری ہی نہیں دی اور حکومت کے سامنے کوئی تجویز ہی نہیں رکھی اس لیے ان کے ذریعہ خرچ کی گئی رقم کے خانے میں صفر درج ہے، ایسے ارکان میں راجیہ سبھا میں میسا بھارتی، رام جیٹھ ملانی اور گوپال نرائن سنگھ کا نام سرفہرست ہے، جنہوں نے ترقیاتی منصوبوں کو روبہ عمل لانے کے لیے کوئی دلچسپی نہیں دکھائی اور حکومت کے سامنے اپنے ترقیاتی فنڈ سے کام کرنے کی کوئی تجویز ہی نہیں رکھی، چالیس ارکان پارلیمان میں نو ارکان ایسے ہیں، جنہوں نے اپنے فنڈ سے جتنے منصوبوں کی تصدیق کی ان میں صرف پینسٹھ فی صد منصوبے ہی منظور ہو پائے، ایسے ارکان میں چراغ پاسوان (جموئی) وینا دیوی (مونگیر) بولو منڈل (بھاگل پور) گری راج سنگھ (نوادہ) ڈاکٹر ارون کمار (جہان آباد) نتیہ نند رائے (اجیار پور، سمستی پور) رادھا موہن سنگھ (موتی ہاری) راجیو پرتاپ روڑھی (سارن) اور راج کمار سنگھ (آرا) شامل ہیں۔ صورت حال یہ ہے کہ ارکان نے چھبیس ہزار منصوبوں کو روبعمل لانے کی تجویز حکومت کو دی تھی، لیکن صرف سترہ ہزار منصوبوں کو ہی منظوری ملی اور بقیہ تجاویز ردی کی ٹوکری میں ڈال دی گئیں، یہ صورت حال افسوسناک ہے، لاپرواہی ارکان کی طرف سے ہو یا حکومت کے نمائندوں اور افسران کے ذریعہ اس کی مذمت کی جانی چاہیے اور آئندہ ترقیاتی منصوبوں پر جو رقم مختص کی گئی ہے اس کو خرچ کرنے کے لیے عوامی نمائندگان کے ذریعہ ایسا میکانزم تیار کرنا چاہیے کہ یہ روپے ترقیاتی کاموں میں صرف ہوں، اور کسی مرحلہ میں کسی کی طرف سے بھی رکاوٹ کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

کساد بازاری

ہر ملک کی کرنسی الگ الگ ہے، لیکن دنیا میں کہیں بھی کوئی اہم واقعہ ہوتا ہے تو اس کا مثبت یا منفی اثر ہماری معیشت پر پڑتا ہے، گذشتہ دنوں کچے تیل کی بین الاقوامی قیمت میں اُچھال اور ڈالر کے مضبوط ہونے کی وجہ سے ہماری کرنسی کی قیمت گھٹ کر سرسٹھ روپے سے کے ایک ڈالر کے مقابل آگئی، باخبر ذرائع کا کہنا ہے کہ روپے کی قیمت اور گھٹے گی اور ایک ڈالر ستر روپے کی مقابل ہو جائے گی، اور اس کا بُرا اثر یہاں کے بازار پر پڑے گا، اور عالمی منڈی میں ہمارے شیرس کے بھاؤ گرتے چلے جائیں گے، اس کساد بازاری میں امریکہ میں باؤنڈ پر ہو رہی مضبوط کمائی کا بھی اثر پڑا ہے، جس کی وجہ سے غیر ملکی شیرس ہولڈر ہندوستانی کمپنیوں کے شیر تیزی سے بیچ رہے ہیں، جس کی وجہ سے طلب اور رسد کا توازن بگڑ کر رہ گیا ہے، مارکیٹ کا اصول یہ ہے کہ رسد زیادہ ہو اور طلب کم تو قیمتیں گھٹ جاتی ہیں، اور اگر طلب زیادہ ہو اور رسد کم تو قیمتیں آسمان چھونے لگتی ہیں، اس کے علاوہ قیمت کے اتار چڑھاؤ میں مرکزی حکومت کے طریقۂ کار اور ریزرو بینک آف انڈیا کی سوچ کا بھی بڑا اثر پڑتا ہے، اسی لیے مختلف حکومتوں کے دور میں کرنسی میں اتار چڑھاؤ آتا رہتا ہے، اس وقت چالو کھاتہ گھاٹا بھی کافی نیچے آگیا ہے، اس طرح کل ملا کر ہندوستانی معیشت کو کساد بازاری کا سامنا ہے، اور غیر ملکی سطح پر کچھ کرنا ممکن نہ ہو تو ملکی سطح پر ہی حکومت اور آر بی آئی کو اس اہم مسئلے پر غور کرنا چاہیے۔ اگر ہماری کرنسی اسی طرح گرتی رہی تو افراط زر بڑھے گا، افراط زر سے مہنگائی بڑھتی ہے اور مہنگائی کی مار کار نشیں اور اے سی میں زندگی گزارنے والوں پر نہیں ان غریب مزدوروں اور اوسط معیشت والے لوگوں پر پڑتی ہے جو بڑی مشقت سے روزی روٹی حاصل کرتے ہیں اور جنہیں جینے کے لیے ان مراحل سے گزرنا پڑتا ہے، جس کا تصور بھی عام انسانوں کے لیے سوہان روح ہے۔

مولانا علاء الدین مظاہری۔ رفتید و لے نہ از دلِ ما

: ایڈیٹر کے قلم سے

انسان جب عالم ارواح سے دنیا میں آتا ہے، اور اپنے حسن عمل، خدمت خلق سے محبوبیت ومقبولیت پالیتا ہے، تو جن وبشر میں اللہ رب العزت اس کا چرچا عام کردیتے ہیں، اس کا ذکر آسمانوں پر ہوتا ہے اور یہ شہرہ دھیرے دھیرے خواص سے عوام تک پہونچ جاتا ہے، اس منزل اور مقام تک لوگوں کی بھیڑ میں کم لوگ پہونچتے ہیں، لیکن جو پہونچ جاتے ہیں، وہ مرکز عقیدت بن جاتے ہیں، لوگ ان کی راہوں میں آنکھیں بچھاتے ہیں، وقت آنے پر جاں نثار کردیتے ہیں ایسے لوگ مرکر بھی مرتے نہیں، بلکہ زندہ جاوید ہوجاتے ہیں۔
زندہ وجاوید شخصیات کے احوال وآثار جاننے کی خواہش فطری ہوتی ہے، زمانہ قدیم میں ان کی مورتیاں اور مجسمے بنائے جاتے تھے، لیکن اس میں دو خرابیاں تھیں، ایک یہ کہ دھیرے دھیرے عقیدت مندی ان کو معبود بنا دیتی تھی، قرآن کریم میں حضرت نوحؑ کے واقعات میں ود، سواع، یغوث، یعوق اور نصر ایسے ہی مقبول اشخاص تھے، جن کے بت بنا کر پرستش شروع کردی گئی تھی، شریعت نے مجسمہ سازی پر جو روک لگائی، اس کی بڑی وجہ بھی یہی تھی، دوسرے یہ مجسمے مرور ایام سے اپنی رونق کھو دیتے تھے اور ارضی وسماوی آفات سے نیست ونابود ہوجاتے تھے۔ ان کے مقابلے میں تذکرے، حکایات اور قصوں میں یہ خرابیاں نہیں پائی جاتی ہیں، اس لیے اسلام میں قصص اور حکایات کو سبب عبرت وموعظت قرار دیا، یہ پہلو تذکروں میں جس قدر غالب ہوگا، وہ احسن القصص ہوتا چلا جائے گا۔
حضرت مولانا علاء الدین مظاہری کی حیات وخدمات کے نقوش کو عزیزم رضوان احمد ندوی نے محفوظ کرنے کی یہ اچھی اسلامی شکل نکالی کہ ان کے تذکرے پر مشتمل ایک مجموعہ نکالنے کا فیصلہ کیا اس سے دور دراز کے لوگ بھی مولانا کی زندگی، ان کے طریقۂ کار اور ان کی کثیر الجہات شخصیت سے دیر تک مستفید ہوتے رہیں گے۔
حضرت مولانا علاء الدین صاحب مظاہری کی شخصیت میرے لیے شنیدہ نہیں دیدہ رہی ہے، میں نے انہیں دیکھا، سمجھا، برتا اور اس کے اثرات دیکھے، پڑوس کے گاؤں کا باشی ہونے کی وجہ سے مجھے ان سے ملاقات کے زیادہ مواقع ملے، یہ زیادتی کبھی کبھی تعلقات میں دڑاڑ اور آپسی اختلافات کا سبب بنتی ہے، لیکن مولانا کی شخصیت ایسی من موہنی اور پرکشش تھی کہ پوری زندگی اس کی نوبت نہیں آپائی، جب بھی ملا، ان کی طرف سے شفقت ملی اور جب مجلس سے اٹھا تو عقیدت میں اضافہ ہی محسوس کیا۔
مولانا نے یہ مقام بڑی قربانیوں کے بعد حاصل کیا تھا، انہوں نے مصوریہ جیسی بستی میں اپنے کو کھپا دیا تھا، باہر کی دنیا انہیں آواز دے رہی تھی، جہاں رونق تھی، شادابی تھی، مال ودولت کی فراوانی تھی، زرق برق خوش حال دنیا تھی، لیکن مولانا نے اسے مڑکر نہیں دیکھا، اپنا گاؤں، اپنا علاقہ ان کی توجہ کا مرکز بنا رہا، جہاں سارا ماحول ان چکا چوند سے خالی تھا، وہ پورے صبر کے ساتھ مدرسہ میں نئی نسل کی تعلیم وتربیت میں لگے رہے اور مسجد کے منبر ومحراب سے لوگوں کی اصلاح کی فکر کے لیے کوشاں رہے، دونوں نبوی کام، جس کے نتیجے میں ابتلاء آزمائش سے گذرنا پڑتا ہے، تنقیدیں پیچھا کرتی ہیں، اور طعن وتشنیع اطمینان بخش زندگی کو مکدر کرتی رہتی ہے، یقیناً بعض مواقع اس حوالے سے مولانا کی زندگی میں پریشان کن آئے ہوں گے، لیکن ان کا تحمل، برداشت، صبر ورضا بھی مثالی تھا، اس مزاج نے بھی مولانا کے نام وکام کو آگے بڑھانے میں مؤثر اور کلیدی رول ادا کیا۔
عموماً دیکھا یہ گیا ہے کہ جو لوگ سماجی مذہبی اصلاحی کاموں میں لگے رہتے ہیں، وہ اپنے گھر اور بچوں کو وقت نہیں دے پاتے ہیں، اس لیے بہت سارے علماء اور دانشوروں کے لڑکے پٹری سے اتر جاتے ہیں اور کندۂ ناتراش بن کر زندگی گذارتے ہیں، ان کے اندر صاحب زادگی کا گھمنڈ پیدا ہوجاتا ہے اور وہ اپنے والدین اور خاندان کے لیے باعث ننگ وعار ہوجاتے ہیں، مولانا کی بڑی خصوصیت یہ بھی رہی کہ انہوں نے اپنے بچوں پر پوری توجہ دی، انہیں معیاری تعلیم وتربیت کے مواقع فراہم کیے، ان کی ایسی تربیت کی کہ وہ سب ان کی نیک نامی کا ذریعہ بن گئے اور صادق الامین نے کہا ہے کہ نیک لڑکا والدین کے لیے دعا کرے تو اس کا اجر بھی بند نامۂ اعمال میں درج ہوتا رہتا ہے، ہمیں یقین ہے کہ ان کے لڑکے اس حدیث کا صحیح مصداق بنے رہیں گے۔ اور ان کے لیے صدقۂ جاریہ ہوں گے۔
ہمارا وطیرہ یہ ہوگیا ہے کہ ہم پس مرگ بہت کچھ لکھتے بولتے اور کہتے ہیں، الفاظ کے دریا بہاتے ہیں اور خوبیوں کے راگ الاپتے رہتے ہیں، **اذکروا محاسن موتاکم** کی وجہ سے یہ ضروری بھی ہے، لیکن اصل خراج عقیدت قلم کی جولانی میں نہیں ان کی زندگی کے تابندہ نقوش کو اپنانے میں ہے، ان کے چھوڑے ہوئے ادھورے کاموں کو مکمل کرنے میں ہے، ان قربانیوں کے لیے تیار ہونے میں ہے جو مولانا مرحوم کی زندگی کا طرۂ امتیاز تھا، ہم میں کتنے ہیں، جو اس طریقہ کو اپنانے کے لیے تیار ہیں کہ ہم اپنی صلاحیت سے اپنے علاقے اور گاؤں کی ضرورتوں کی تکمیل کریں گے۔ شاید کوئی نہیں، کیا مصوریہ تعلیم وتربیت کے اعتبار سے ایسا مثالی گاؤں بن گیا، جسے اب کسی مولانا علاء الدین کی ضرورت نہیں ہے، اور کیا مستقبل کو تابناک بنانے کے لیے مزید جد وجہد کی ضرورت باقی نہیں رہی، ظاہر ہے ہم اس کا جواب نفی میں نہیں دے سکتے۔
تو پھر عزم کیجئے کہ ہم جو پورے ہندوستان میں اپنی صلاحیتوں کے امتیاز اور خدمات کی وجہ سے جانے پہچانے اور قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں، اپنی صلاحیتوں کو علاقہ کی تعمیر وترقی، تعلیم وتربیت کے لئے صرف کریں گے، یہ ہمارے اوپر قرض بھی ہے اور فرض بھی۔ یہ علاقائی تعصب کی بنیاد پر نہیں، بلکہ اسلام نے اپنوں کے جو حقوق ہم پر ڈالے ہیں، اس کی ادائیگی کے جذبے سے ہو، وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَکَ الْاَقْرَبِيْن " خدائی حکم ہے اور اس حکم کی تعمیل کے لیے اپنے گھر، اپنے عزیز واقربا اور اپنے علاقہ پر توجہ خاص کی ضرورت ہے، اگر ہم ایسا کچھ کر سکے تو حضرت مولانا کے لیے یہ صحیح، سچی اور کامل خراج عقیدت ہوگی۔

کتابوں کی دنیا

تبصرہ کے لئے کتابوں کے دو نسخے آنے ضروری ہیں

سیاسی ڈائری

: رضوان احمد ندوی

شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی (المتوفی 1957) کی ذات رشد وہدایت کا ایک روشن چراغ تھی وہ اس دور کے ایک بڑے شیخ طریقت تھے جو سالکین کی صلاح وتربیت میں اپنے مرشد کا ثنیٰ تھے، ان کی نظر ہندوستان کی علمی تاریخ، سیاسی تحریکات اور اس کے اتار چڑھاؤ پر بڑی وسیع اور عمیق تھی وہ حالات حاضرہ سے واقفیت کے لئے روزانہ کے اخبارات اور معیاری رسائل وجرائد پابندی سے پڑھا کرتے تھے اور جو چیزیں ان کے خیال میں اہم ہوتی تھیں اس کو اپنی ڈائری میں یا کاپی پر نوٹ فرمالیتے تھے، جس کو آپ نادر روزنامچہ یا معلومات شتی یعنی متفرق معلومات کا گنجہائے گرامایہ سے تعبیر کرسکتے ہیں۔
معلومات کا یہ خزانہ حضرت کے ذاتی مکتبہ میں محفوظ تھا، حضرت مولانا سید ارشد مدنی کے ایماء پر پاکستان کے ایک معروف وممتاز اسلامی اسکالر اور حضرت مدنی کے عقیدت مند جناب ڈاکٹر ابو سلمان شاہ جہاں پوری نے ۲۱ر برسوں کی طویل محنت ولگن اور ترتیب وتحقیق کے بعد کتابی شکل میں مدون کیا اور حضرت مولانا حسین احمد مدنی کی سیاسی ڈائری، اخبار وافکار کی روشنی میں کے نام سے طبع کرایا، فاضل مرتب نے ترتیب کتاب کے وقت ایک خاص نقطہ نظر کو سامنے رکھا اور انہوں نے اس کی وضاحت بھی کی کہ میں نے اس کی تالیف وتدوین میں اپنے آپ کو ایک خاص نقطہ نظر، طرز فکر اور فلسفہ سیاست کی طرفداری سے الگ نہیں کرسکا، لیکن اتنے طویل مدتی اور اتنے عظیم وضخیم منصوبے کی تکمیل کی پختہ فکر سے گہری وابستگی کے بغیر ممکن نہیں ہوسکتی تھی، مجھے اس فکر اور اس کے بزرگوں سے سچی عقیدت نہ ہوتی تو ہرگز مجھ سے استقامت اور ایثار وقت ومال کا جذبہ پیدا نہیں ہوسکتا تھا۔ (سیاسی ڈائری جلد ۵)
فاضل مرتب نے اس کی بھی وضاحت کردی کہ ڈائری اپنے موضوع کے دائرے میں ہمہ قسم کے حالات وواقعات کا خواہ مرتب ومؤلف کو ان سے اختلاف ہی کیوں نہ ہو، خواہ وہ اس کے نزدیک کتنے ہی ناپسندیدہ ہوں بہ شرطیکہ ان کی تاریخی اہمیت وحیثیت مسلم ہو اور سیاسی فضا پر ان کے مثبت یا منفی اثرات مرتب ہوئے ہوں، انہیں حالات و واقعات کے آئینے میں ڈائری کی موضوع شخصیت کی عظمت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، مؤلف کتاب نے اپنے ۳۰ر صفحات کے مقدمے میں شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی کی شخصیت اور ڈائری کی سیاسی معنویت پر جو کچھ تحریر فرمایا وہ بلا شبہ کتاب کی روح ہے۔
یہ ڈائری سات ہزار صفحات پر مشتمل آٹھ جلدوں میں ہے، اس کی پہلی جلد میں ایسٹ انڈیا کمپنی کی تجارت، ملک کے سیاسی معاملات میں اس کا دخیل ہونا، ۱۸۵۷ء کی بغاوت کا ظہور عام، دار العلوم دیوبند کا قیام، کانگریس کے سیاسی سفر کا آغاز، تحریک ریشمی رومال، تحریک آزادی کے نشیب وفراز وغیرہ کے تذکرے ہیں، دوسری جلد میں تحریک خلافت، ترک موالات، جامعہ ملیہ اسلامیہ کا قیام، ۱۹۳۷ء کے انتخابات وغیرہ کو شامل کیا گیا، تیسری جلد میں سول نافرمانی کے بہت سے اہم واقعات، حضرت شیخ الاسلام کی گرفتاری، مراد آباد کا مقدمہ، اس میں حضرت شیخ کا تاریخی بیان اور اس کی تفصیلات ہیں۔ چوتھی جلد میں ۱۹۴۶ سے ۱۹۴۷ء اور اس کے بعد پنجاب وسرحد میں ہوئے فسادات کی تفصیلات نیز اس دور کے واقعات کی پوری پوری تصویر ڈائری کے اس حصہ میں مرتب ہوگئی، اس ڈائری میں مولف نے صرف واقعات کو تاریخ وار درج نہیں کردیا ہے بلکہ واقعات پر تبصرہ بھی کیا ہے، فاضل مولف نے ڈائری کی ترتیب میں طویل تاریخی مضامین ومقالات کو علاحدہ جلد میں شریک اشاعت کیا، چونکہ ڈائری کا موضوع حوادث وواقعات ہوتے ہیں جن کا تعلق ایام وشہور سے ہوتا ہے جبکہ مقالات کا موضوع افکار ونظریات اور مباحث سے ہوتے ہیں جن کا تعلق کسی مختصر یا طویل عرصے یا عہد سے ہوتا ہے اور ان کے مطالعہ کی ضرورت واہمیت کسی خاص دن یا تاریخ سے وابستہ نہیں، اس لئے انہوں نے مقالات کو الگ کرکے ڈائری کے ساتھ مقالات سیاسیہ کے تین مجموعے مرتب کرکے شائع کئے ہیں جو تقریباً سولہ سو صفحات پر مشتمل ہیں، سیاسی ڈائری کے مقالات سیاسیہ کے حصہ میں قاضی بل کے سلسلہ میں ایک تحریر ایسی بھی ہے جو حضرت شیخ الاسلام کی نہیں ہے، بلکہ یہ ایک رپورٹ ہے جو ہفتہ وار نقیب پٹنہ میں چھپی تھی اور حضرت نے اسے کاپی پر اپنے قلم سے نقل کرلیا تھا، اس کو بھی مؤلف کتاب نے بہ طور تبرک اس جلد میں شامل کرلیا ہے جس کا انہوں نے اعتراف بھی کیا اور کہا کہ حضرت کے طبعی رجحان کے پیش نظر نقیب کے حوالہ سے اس مضمون کو نقل کیا جارہا ہے۔ مرتب مقالات سیاسیہ کے حصہ دوم میں مورخ ملت حضرت مولانا محمد میاں کے مضامین جمعیۃ العلماء کی تاریخ، ہندوستانی سیاست وغیرہ کو سیاسی ڈائری کے تکملے کے طور پر پیش کیا ہے، مقالات سیاسیہ کے تیسرے حصہ میں تقریباً تیس اہل قلم کے موضوع سے متعلق مضامین ہیں۔
بہر حال شیخ الاسلام کی سیاسی ڈائری کی تدوین وتسوید کا کام ایک بڑا علمی کارنامہ ہے، اس کے مطالعہ سے جہاں عہد رفتہ کی تاریخ، قومی جد وجہد اور سیاسی مد وجزر کی تصور سامنے آتی ہیں وہیں اس کے ذریعہ روشن مستقبل کے لئے نقشہ کار تیار کرنے میں معاون ومددگار ثابت ہوگی۔ بہر حال یہ کتاب دلچسپ اور معلوماتی ہونے کی بنا پر ارباب ذوق کے لئے خاصے کی چیز ہے، جس کا مطالعہ مفید بھی ہے اور سبق آموز بھی، مجھے یہ کتاب مولانا بدر احمد مجیبی استاذ المعہد العالی لتدریب القضاء والافتاء امارت شرعیہ پھلواری شریف کے توسط سے دستیاب ہوئی جس کے لئے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ خواہشمند ارباب فکر ونظر فرید بک ڈپو دریا گنج نئی دہلی۔۲، کے پتہ پر چار ہزار چار سو روپے بھیج کر مکمل جلد خرید سکتے ہیں۔

ہلال رمضان کا پیغام امت مسلمہ کے نام

مولانا شمس الحق ندوی

یوں تو ہر مہینہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں اور کوئی نہ کوئی پیغام لاتا ہوں، میری ہر آمد قرب قیامت اور ناپائیداری عالم کا اعلان ہوتی ہے، میری گردش نے کتنوں کے عروج کو زوال، صحت کو مرض اور حیات کو موت سے بدل دیا ہے، مگر میری آج کی آمد ایک خاص پیام اور آپ کی پریشاں نظری کے علاج کی غرض سے ہے، شاید یہی وجہ ہے کہ میں آپ کی آنکھوں میں جذب وشوق کی ایسی کیفیت محسوس کر رہا ہوں، جو پچھلی ملاقاتوں میں میں نے نہیں دیکھی، آپ مجھے کچھ حیران وپریشان نظر آرہے ہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے، جیسے آپ کو اپنا بہت کچھ کھودینے کا احساس ہو، دوسری طرف آپ کی مشتاق وفریادی نگاہیں یہ پتہ دے رہی ہیں کہ اب آپ تجدید عہد وفا کرنے چلے ہیں اور مجھ سے کچھ واضح مشوروں کے طالب ہیں۔

میرا پیام کچھ ڈھکا چھپا نہیں ہے، میری آمد نے تو بارہا آپ کے تن مردہ میں جان ڈالی ہے اور آپ کی مدد کی ہے، آپ کے اسلاف نے ایسے حیرت انگیز کارنامے انجام دیئے ہیں کہ آج کی مادیت پرست دنیا اس کو سمجھنے سے قاصر ہے، آپ نے بھی عزم وحوصلہ سے کام لیا اور گوش دل سے میری بات سنی تو میں آپ کو شوق ومستی اور سوز دروں کی دولت سے نہال ومالامال کردوں گا اور آپ کی بہت سی الجھنیں خود بخود دور ہوجائیں گی، بڑے سے بڑے مسائل حل ہوجائیں گے، زندگی کی الجھی ہوئی ڈور سلجھ جائے گی، زندگی جو باردوش بنتی جارہی ہے، کرب وبے چینی، دردوکوفت، بغض وحسد، رنج وغم اور مایوسی وناامیدی کا مرکز بن چکی ہے، وہ سکوں آشنا، فرحت ومسرت، محبت ورأفت، اخوت وبھائی چارہ، ایثار وتعاون، اولوالعزمی وبلند ہمتی، جوش وولولہ اور قوت عمل کا ایک انمول ہیرہ بن جائے گی، جس کی سودے بازی اس کارگاہ ہستی اور عالم رنگ وبو میں کوئی قوم یا کوئی مادی طاقت اور کوئی دلفریب ودیدہ زیب تمدن نہ کرسکے گا اور آپ کا داغ دھل جائے گا، جس کی وجہ سے آج آپ دنیا کی برابری میں سرنگوں اور شرمسار ہیں۔

میں آپ کی کمزوریوں اور کوتاہیوں کی طرف بھی اشارہ کروں گا، مگر جب آپ تجدید عہد وفا کرنے چلے ہیں تو اسے بھی کھلے دل اور شرح صدر کے ساتھ سنیں؛ اس لیے کہ اس کے بغیر چارہ کار نہیں، آپ کا دامن آج اصل سرمایہ سے خالی ہوچکا ہے، آپ حلم وتدبر کی صلاحیت کھوچکے ہیں، ضعف اعصاب، جھنجھلاہٹ اور چڑچڑاپن آپ کا مزاج بن چکا ہے، معمولی سی معمولی بات جو آپ کے مزاج کے خلاف ہو، آپ اسے برداشت نہیں کرسکتے، اس کی خاطر بڑے سے بڑے قومی مفاد کو نظر انداز کرجانا آپ کی طبیعت ثانیہ بن چکی ہے، ہوا وہوس آپ کے رگ وپے میں سرایت کرچکی ہے، آپ کی اس مزاجی کیفیت نے گھر اور کنبہ سے لے کر علمی وسیاسی میدان غرض زندگی کے ہر شعبہ میں انتشار پیدا کررکھا ہے، طرفہ تماشا یہ ہے کہ آپ اپنے ضمیر کو اس پر مطمئن رکھتے ہیں کہ جو وہ کررہا ہے، وہ صحیح ہے، یہ بڑے خطرے کی علامت ہے، آپ پھر سے اپنے افکار وخیالات پر نظر ثانی کریں اور یہ بھی یاد رکھیں کہ اس کے لیے نفس کو بہت دبانا اور سدھانا پڑے گا، بہت کچھ کھونا اور پاپڑ بیلنا ہوگا، جب کہیں زندگی کی وہ چول بیٹھے گی، جو اپنی جگہ سے کھسک چکی ہے، میں اسی کے مشق وتربیت کا پیام لے کر حاضر ہوا ہوں، اس سے بھی آپ کو ہوشیار کرتا ہوں کہ جب آپ فیصلہ کریں گے تو تاویلات کی دیواریں کھڑی ہوجائیں گی؛ کیوں کہ!

ہوس سینہ میں چھپ چھپ کر بنالیتی ہے تصویریں

خوبیاں سب ہم میں ہیں، عیب سب دوسروں میں، یہ وہ مہلک روگ ہے، جس نے آپ کی قوت عمل کو مفلوج اور قبائے اتفاق واتحاد کو تارتار کررکھا ہے، آپ ذرا غفلت کے پردوں کو ہٹایئے، خمار آلود آنکھوں کو ہوش وخرد کی چھینٹیں دے کر غنودگی کو دور کیجئے اور دیکھئے آپ کے سامنے ہزاروں مسائل کھڑے ہیں اور بے شمار رکاوٹیں اور چٹانیں حائل ہوچکی ہیں۔

آپ کے خلاف مکر وفریب اور سازشوں کے ان گنت جال بچھائے جاچکے ہیں اور دشمن نے یہ سب اس ہوشیاری ودوربینی سے کیا ہے کہ آپ اس کی ہرادا اور ہر حربہ کو اپنے موافق سمجھ رہے ہیں، آپ اس کی سحر انگیزیوں پر سرشار اور اس حد تک فدا ہیں کہ سب کچھ لٹا کر آپ نے اپنے کو اسکی گود میں ڈال دیا ہے، اس نے طفل شیرخوار کی طرح آپ کو تہذیب وتمدن، نئی نئی زہریلی تحریکوں اور کانفرنسوں کے کھلونے دے کر بہلا پھسلا رکھا ہے اور اپنا اثر ورسوخ برابر بڑھاتا جارہا ہے، بعض قوموں پر تو ہم نے آپ کے دشمن کو اس طرح سرپرستی کرتے دیکھا، جیسے کسی یتیم ولاوارث بچہ کی کی جاتی ہے اور اگر آپ اجازت دیں تو میں کہوں کہ جو کچھ اس نے کہا، وہ آپ نے بے چوں وچرا مانا، آپ کو ہوش نہیں کہ دشمن نے آپ کی اصل روح کو سلب کرنے کے لیے اپنی پوری وفکری صلاحیت صرف کردی ہے، اس نے رنگا رنگ مادی ترقیات کی دجالی جنت دکھا کر آپ کے ایمان ویقین، نفس اسلام اور رسالت میں شکوک وشبہات پیدا کرنے میں پوری توانائی صرف کردی ہے اور آپ نہایت سادہ دلی اور بھولے پن کے ساتھ کشاں کشاں ادھر ہی کو چلے جارہے ہیں، کبھی تاویل وحیلہ بازی سے کام لے کر، کبھی جدید تغیرات وضروریات کو وجہ جواز قرار دے کر آپ میراث ابراہیمی سے نظر بچاتے ہوئے مغرب کے تازہ خداؤں سے رشتہ جوڑ رہے ہیں، آپ اپنا احساس کھونہ چکے ہوتے تو میراث ابراہیمی کے شکوہ وملال کے یہ الفاظ نہ سنتے جو فضا میں عرصہ سے گونج رہے ہیں!

عدو سے ملنے کی خواہش اور کچھ مرا بھی خیال
چلے ادھر ہی کو لیکن ٹہل ٹہل کے چلے

اسلامی حقائق وعقائد کے بارے میں آپ کے شکوک وشبہات، لیت ولعل زبان حال سے صاف یہ اعلان کررہے ہیں کہ!

ایماں مجھے روکے ہے کہ جو کھینچے ہے مجھے کفر
کعبہ میرے پیچھے ہے کلیسا میرے آگے

آپ کے ہاتھ اپنے ہی خون سے رنگین ہیں، قصر اسلام کی ایک ایک اینٹ آپ خود اکھاڑ رہے ہیں، اپنا سارا اثاثہ لٹا کر غیروں کے در پہ کاسۂ گدائی آپ ہی لیے کھڑے ہیں، آخر بے حیائی وبے ضمیری کی بھی کوئی حد ہونی چاہیے، کل جن کو آپ نے بہت کچھ دیا تھا، اب اپنا سب کچھ کھو کر انہیں سے مانگنا کیسا روح فرسا، حسرت ناک اور دل سوز منظر ہے، ڈوب مرنے کی بات یہ ہے کہ جن کا مقصد حیات نا ؤنوش، خردن ومردن اور عیش کوشی کے سوا کچھ نہیں، وہ اپنے قومی معاملات میں کتنے متحد، ایثار وقربانی میں کتنے آگے ہیں اور آپ جن کا مقصد احتساب کائنات جہانبانی وجہاں آرائی ہے، جن کا مقصد حیات آگ کے شعلوں کو گل وگلزار بنانا ہے، ظلمت کدہ عالم میں رشد وہدایت کی شمعیں جلانا ہے، کتنے منتشر اور باہم دست وگریباں ہیں، اگر کبھی کسی نقطہ پر متحد ہوتے ہیں تو بہت جلد اتحاد کا شیرازہ بکھر جاتا ہے، اس کی ایک ایک کڑی الگ ہوجاتی ہے، اس کا اصل سبب یہ ہے کہ آپ اندر کی کھوئی ہوئی چیز کو باہر ڈھونڈ رہے ہیں، جلسہ جلوس، احتجاجوں اور کانفرنسوں میں ڈھونڈ رہے ہیں، آپ یاد رکھیں کہ کفر کے ہزار گناہ معاف؛ اس لیے کہ اس کی ایک ہی اور آخری ابدی سزا ہے اور ایمان کی ادنی لغزش بھی قابل گرفت ہے؛ اس لیے کہ اس کے ساتھ ﴿**اصلها ثابت وفرعها في السماء تؤتي اكلها كل حين باذن ربها**﴾ (ابراہیم:۲۴) کا مژدہ ہے، کفر سراپا ظلمت وتاریکی، ایمان نور مجسم ہے۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب آپ نے میرے پیام کو غور سے سنا تھا، اس کے سامنے سر تسلیم خم کیا تھا تو مور وملخ کی طرح افق عالم پر چھا گئے تھے اور آپ سے کوئی آنکھ ملا نہیں سکتا تھا، میں نے آپ کے خرقہ پوشوں کو قیصر وکسریٰ کا تاج چھینتے دیکھا ہے، آپ کے شہ سواروں کو سطح سمندر پر بے تکلف چلتے دیکھا ہے، میری آنکھوں نے یہ منظر بھی دیکھا ہے کہ آپ کی آواز پر جنگل کے درندوں نے اس طرح راستہ خالی کیا ہے کہ وہ اپنے بچپن کو منہ میں لے کر بھاگے ہیں، جیسے میں اب بھی ساحل اندلس پہ طارق کی جلتی ہوئی کشتیوں کا دھواں دیکھ رہا ہوں اور میرے کانوں میں ایمان ویقین، عزم وحوصلہ سے بھرپور طارق کے یہ الفاظ گونج رہے ہیں، لوگو! دشمن تمہارے پیچھے ہے، سمندر سامنے ہے، بھاگنے کی گنجائش کہاں، اب اس کے سوا چارۂ کار نہیں کہ مردانہ وار بڑھو اور دشمن کی کلائی موڑو، میں آپ کے کمسن سپہ سالار محمد بن قاسم ثقفی کے گھوڑوں کی ٹاپ ساحل ہند پر سن رہا ہوں، سپہ سالار ایران کے نام حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے خط کے یہ الفاظ ابھی تک آپ کی تاریخ کا سنہرہ باب بنے ہوئے ہیں: ’’ہم خود نہیں آئے ہیں؛ بلکہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے کہ ہم اس کے بندوں کو بادشاہوں کے ظلم وستم اور جہالت کی تاریکیوں سے نکالیں اور ایمان کے نور اور اسلام کے عدل کی طرف بلائیں اور ہم ضرور ایسا کریں گے‘‘۔ میں آپ کے صلاح الدین ایوبی کو بیت المقدس پر فتح وکامرانی کا جھنڈا لہراتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

جب آپ نے ہمارے پیام کی قدر کی تو ہم نے آپ کو اس حال میں دیکھا اور جب جب آپ نے اس کی ناقدری کی، بے رخی برتی، آپ کے اندر عیش کوشی اور خود غرضی ونفس پرستی کا غلبہ ہوا تو اخلاقی ء زوال وانحطاط نے ممالک اسلامیہ کی ایک ایک کڑی کو الگ کرکے آپ کو بزدل وپست ہمت بنادیا۔

اگر آئی ہوئی بہار سے آپ پھر فائدہ اٹھالیں تو آپ کے حق میں بڑا اچھا ہوگا، معاف فرمائیں میں نے بہت دیر تک آپ کو شرمندہ کیا، اب میں پھر سے (نیا) پیغام دہرا رہا ہوں، آپ اس کے ایک ایک جز کو دانتوں سے پکڑ لیں، عملی مشق کے لیے کمربستہ ہوجائیں، اسی میں آپ کے درد کا درماں ہے۔

غور فرمایئے! افق عالم پر چمک کر میں نے آپ کے کتنے زبردست عالمگیر قومی اتحاد کا اعلان کیا ہے، شہر ہو کہ گاؤں، سمندر کے پار، پہاڑوں کی اوٹ، مشرق سے لے کر مغرب تک جہاں کہیں بھی اسلامی برادری آباد ہے، اب سب کے سب کھانے پینے سے ہاتھ روک لیں گے۔

طلوع صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک چاہے کتنے ہی لذیذ کھانے موجود ہوں کوئی ادھر ہاتھ نہ بڑھائے گا، کتنی ہی پاکیزہ حلال کمائی ہو، اس کا کھانا حرام ہے، شاہ ہو کہ گدا، امیر ہو کہ غریب، آقا ہو کہ غلام، سب ایک ہی حال میں ہوں گے، سب بھوکے پیاسے، سب کی زبانوں پر تالے، نہ غیبت کرسکتے ہیں، نہ جھوٹ بول سکتے ہیں، ہاتھ بندھے ہوئے فقرہ وفاقہ کے باوجود نہ چوری کرسکتے ہیں، نہ حرام کو ہاتھ لگا سکتے ہیں، سب ایک ہی اذان سے افطار کریں گے، ایک ہی اعلان صبح صادق سے پھر پابند ہوجائیں گے، دن کے بھوکے پیاسے، رات کو اپنے رب کے سامنے ہاتھ باندھے تراویح میں کلام پاک کا دور کررہے ہوں گے، تقدیم ہوگی نہ تاخیر، اسی کیفیت کے ساتھ پورے مہینہ سب کی زبانوں پہ ذکر وتلاوت، تسبیح واستغفار کے زمزمے جاری ہوں گے۔

اب وعدہ کیجئے کہ آپ اس موسم بہار کو جو عبادت وریاضت، اصلاح باطن، تزکیۂ نفس، سوز وساز اور ناز ونیاز کے لیے خاص ہے، محض افطار وسحر کے اہتمام میں، دعوتوں اور روزہ کشائی کے جشنوں میں ضائع نہ کردیں گے اور اپنے غریب ونادار بھائیوں، بہنوں اور بیواؤں کا بھی خیال رکھیں گے، ان کو چھپ چھپا کر خوب دیں گے، ایسا نہ ہو کہ آپ تو اتنا کھائیں کہ تراویح میں کھڑا ہونا دشوار ہو اور آپ کے بھائی بھوک کی بھٹیوں میں جل رہے ہوں، ان کا افطار وسحر پانی سے ہوتا ہو، آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے کسی روزے دار کو افطار کرایا، کھانا کھلایا، اس کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا، جتنا روزہ رکھنے والے کو تو دیکھئے آپ ایسا نہ کیجئے کہ اس ثواب کو حاصل کرنے کے لیے صرف کھانے پینے اور اپنے ہی معیار کے لوگوں کی دعوت دینے میں لگے رہے، نہیں! بلکہ ناداروں کو مقدم رکھیں۔

علوم دینیہ کا ارتقا-ایک تاریخی جائزہ

ڈاکٹر ظفر دارک قاسمی

یہ سچ ہے کہ اسلام سے پہلے دنیا پر جہالت ونادانی کی تاریک گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں۔بعض مقامات مثلاً یونان، ایران اورقدیم ہندوستان میں خرافات، توہمات کا دوردورہ تھاعوام عقل ومعرفت اورعلم ودانش کی روشنی سے قطعی محروم تھی ادیان سابقہ کی معرفت اور تعلیم وتعلم کی اجارہ داری کاہن، ساحر، احبار ورھبان، پروہتوں اور پنڈتوں کو حاصل تھی، مگر چھٹی صدی عیسوی میں جب رسالت محمدی کا آفتاب عالم تاب مکہ معظّمہ سے طلوع ہوا تو بعثت محمدی نے دنیا کو نیا آسمانی صحیفہ عطا کیا نیا علم وحکمت نیا ذوق وشوق اورنئی بلند نظری سے ہمکنار کرایا اورعلم ودانش کی روشنی سے دنیا کے تاریک گوشوں کوتا بناک کردیا یہ اسلام ہی کا دنیا پر احسان عظیم ہے کہ اس نے علوم ومعارف، عقل وآگہی کے تمام پوشیدہ خزانوں کو وقف عام کردیا۔

اگرہم موجودہ زمانے میں مدارس اسلامیہ کی تاریخ وتاسیس کوتلاش کریں تو ماخذ کے حوالے سے یہ بات عیاں ہوجاتی کہ ان کی کڑی عہد رسالت سے جا کرملتی ہے۔عہد رسالت میں صفہ کے نام سے ایک یونیورسٹی تھی جس میں شائقین علوم ومعارف کی بڑی تعداد موجود رہتی تھی۔جن کی کفالت خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے صحابہ میں سے متعدد اشخاص کتابت وحی کے عمل پر مامور تھے، راوی کا بیان ہے کہ کاتبین وحی کی مجموعی تعداد چالیس سے متجاوز ہے۔عقبہ ثانیہ کی بیعت کے بعد اور ہجرت سے قبل حضرت معصب بن عمیرؓ کو مدینہ منورہ بھیجا گیا کہ وہ ایمان لانے والوں کو علم دین سکھائیں۔اس کی اہمیت کا اندازہ اس واقعہ سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ غزوۂ بدر کے بعض قیدیوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شرط پر رہا کیا کہ وہ مسلمانوں کے دس دس لڑکوں کو لکھنا پڑھنا سکھائیں۔ اس طرح ہجرت کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا طریقہ یہ تھا کہ مسجد نبوی عبادت کرنے کے علاوہ علم حاصل کرنے کا بھی اہم ترین مرکز تھا۔

چنانچہ آہستہ آہستہ ہر شہر میں مسجدیں درسگاہیں اور دانش گاہیں بن گئی۔نیز کچھ صحابہ کرام کے مکان اور اہل علم کے مسکن کی شکل میں مدینہ اوراطراف واکناف میں خاصی تعداد میں مدارس وجامعات کا جال بچھ گیا، علاوہ ازیں مختلف علاقوں اور قبائل کی تعلیم کے لیے اہل علم حضرات کو بھیجا جاتا تھا۔بالآخر صحابہ کرام کی سکونت کے ساتھ ساتھ علم کے بڑے بڑے مرکز قائم ہوئے اور پھر وہاں قرآن اور دیگر مضامین کے نغمے سامعہ نواز ہونے لگے۔اور کوفہ، دمشق وغیرہ میں علم کے اہم ترین مرکز تیار ہوگیے۔اس کے علاوہ اور بہت سے ثبوت اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ عہد رسالت میں کافی زوروں پر تھا کیونکہ سب سے پہلی وحی حضور پر نازل ہوئی اس میں علم سیکھنے پر خاصا زور دیا گیا ہے۔مدینہ کے بعد سب سے بڑے علمی مرکز کوفہ میں قائم ہوئے۔حضرت علی، اور فقہاء صحابہ (عبداللہ بن مسعود، حضرت ابوموسیٰ اشعری وغیرہ) کی موجوگی سے کوفہ اہم ترین علمی مراکز میں شمار ہونے لگا۔ماخذ کا بیان ہے کہ مدینہ کے بعد کوفہ سب سے بڑی علمی دانشگاہ شمار ہوتی تھی۔امام ابوحنیفہ صاحبین جیسے اساطین علم نے انھیں درسگاہوں میں رہ کر احکام شرعیہ کی تدوین کا اہم کام انجام دیا۔آگے ماخذ کا بیان ہے کہ قرآن وحدیث کو سمجھنے کے لیے عربی لغت اور عربی زبان کے قواعد کی معرفت کی ضرورت محسوس ہوئی؛ کیونکہ عرب عام طور پر اپنی مادری زبان میں غلطیاں کرنے لگے۔ اس لیے قرآن مجید میں اعراب لگائے گئے اور معانی، بیان، صرف ونحو جیسے علوم کو فروغ حاصل ہوا۔

عہد صحابہ میں مدارس: اس بات سے انکارنہیں کیا جاسکتا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا زمانہ خلافت زیادہ تر مرتدین کی شورشوں کے قلع قمع میں گزرا مگر پھر بھی آپؓ کے زمانے میں تحصیل علم اور لکھنے پڑھنے کا بھی کافی حد تک زور تھا۔ہاں حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے زمانہ میں تمام مفتوحہ ممالک میں درس قرآن اورعلوم اسلامیہ کی تحصیل کے لئے درسگاہیں قائم کی۔اوران کے معلمین کی تنخواہوں کا بندوبست کیا گیا۔خانہ بدوش بدوؤں کے لیے قرآن مجید کی تعلیم، جبری طور پر لازم کی قرآنی مکاتب میں لکھنا بھی سکھایا جاتا تھا۔حضرت عمرؓ نے عام طور پر تمام اضلاع میں احکام بھیج دیے کہ بچوں کو شہسواری اور کتابت کی تعلیم دی جائے ان کے علاوہ ادب اور عربیت کی تعلیم بھی لازمی کردی تاکہ لوگ صحت الفاظ و صحت اعراب کے ساتھ قرآن مجید پڑھ سکیں۔

فتح شام کے بعد علوم اسلامیہ کی تعلیم کو بہت فروغ حاصل ہوا، حضرت عبادہؓ بن صامت معلم قرآن کی حیثیت سے حمص میں قیام پذیر ہوئے حضرت معاذ بن جبل نے فلسطین اور حضرت ابودرداءؓ نے دمشق میں سکونت اختیار کی۔انھوں نے اپنی مساعئ جمیلہ سے علوم اسلامیہ کی تعلیم کے لیے مکاتب قائم کیے، نتیجتاً لوگ امڈتے ہوئے سیلاب کی طرح ان کے درس میں شریک ہوتے تھے۔اس زمانے میں کتاب وسنت کے علاوہ علوم فقہ کی بھی اشاعت ہوتی اور تعلیم کی خصوصیات یہ تھیں: (۱) قرآن، حدیث اور فقہ کے سوا کسی دوسرے علم کی تعلیم نہیں دی جاتی تھی۔(۲) تعلیم کتابی نہ تھی، یعنی قرآن کے علاوہ حدیث وفقہ زبانی پڑھائے جاتے تھے۔(۳) تعلیم پر تنخواہ وغیرہ لینے کی باضابطہ ممانعت تھی (۴) تحصیل علم کے لیے دنیاوی اغراض کا شامل کرنا جائز نہیں تھا۔(۵) تعلیم کے لیے سفر کرنا لازمی تھا۔(٦) مسجدیں اور علماء کے معمولی مکان تعلیم گاہوں کے طور پر استعمال ہوتے تھے۔

عہد اموی میں مدارس: خلافت راشدہ کے بعد اموی حکومت قائم ہوئی اس کی مدت خلافت (۴۰-۲۳۱ھ) ہے اس زمانے میں فقہ، تفسیر ادب، نحو وصرف کے علاوہ دیگر علوم وفنون کو کافی حد تک فروغ حاصل ہوا بڑے بڑے اساطین علم پیدا ہوئے جنہوں نے قوم وملت کی علمی تشنگی بجھانے میں اہم رول ادا کیا۔ماخذ کا بیان یہ ہے کہ عہد اموی میں بیشتر مقامات پر کتاب (جمع کتاتیب ومکاتب) قائم ہوگئے۔ابن خلکان نے اپنی وفیات الاعیان میں لکھا ہے کہ ابومسلم خرسانی نے عیسیٰ بن معقل کے یہاں پرورش پائی تھی اور جب وہ بڑا ہوگیا تو حصول تعلیم کے لیے ایک مکتب میں جاتا تھا۔اس طرح اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے ملک کی بڑی بڑی مساجد، مدارس اور جامعات کا کام دیتی تھیں۔مکہ معظّمہ میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا حلقہ درس بہت وسیع تھا اور وہ قرآن حدیث، فقہ، فرائض اور عربی زبان بھی سکھاتے تھے مدینہ منورہ میں ربیعۃ الرائی کا حلقہ درس بہت وسیع تھا۔امام مالک اور امام اوزاعی جیسے ماہرفن اس حلقہ درس کے تعلیم یافتہ تھے۔ادھر کوفے میں عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ امام شعبی، اور بصرہ میں امام حسن بصری کا حلقہ درس کافی اہمیت کا حامل تھا۔اس کے باوجود بھی اموی خلفاء شہزادوں کو عربیت کی صحیح تعلیم کے لیے بادیۃ الشام میں بھی بھیجا کرتے تھے۔ اس کا ذکر کرنا بھی مناسب ہوگا کہ شہزادوں کی تعلیم کے لیے ممتاز استاد مقرر کیے جاتے تھے جو "مودب" کہلاتے تھے: پتہ یہ چلا کہ اس زمانے میں تحصیل علم سے لوگوں کو کافی حد تک شوق وشغف تھا اور اموی امراء بھی اصحاب علم وفضل کی کافی قدر کیا کرتے تھے عہد اموی کے طریقہ۔تعلیم میں جو خصوصیات تھیں انھیں ذیل میں درج کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔(۱) علوم وفنون کی اشاعت وترویج کے لیے تالیف وتصنیف اور ترجمہ کا سلسلہ قائم ہوا (۲) اساتذہ اور طلبہ کے وظائف مقرر کیے گیے (۳) مساجد میں حصول تعلیم کے لیے باضابطہ درس کے حلقے قائم ہوئے۔(۴) بعض اسلامی ملکوں میں اہل علم کو اپنا تعلیمی کام جاری وساری رکھنے کے لیے جہاد سے مستثنیٰ کردیا گیا۔(۵) زبانی تعلیم کے علاوہ املا کا طریقہ رائج ہوا۔یعنی استاد جو کچھ بتاتے تھے شاگرد اسے لکھ لیا کرتے تھے۔(٦) کتابوں کی قرأت سند واجازت کا رواج بھی اسی عہد میں ہوا۔

عہد عباسی میں مدارس: عہد عباسی میں علوم وفنون کو جس قدر فروغ حاصل ہوا وہ تاریخ کے صفحات پر رقم ہے۔اس عہد کو علم کا عہد زریں سے تعبیر کیا جاتا ہے۔بیت الحکمت کا قیام اس عہد کی اہم ترین خدمت ہے جس کا سہرا ہارون الرشید کے سر جاتا ہے جس میں مختلف زبانوں کے تراجم اور مختلف علوم وفنون کو سکھانے کے لیے مترجم اور اساتذہ متعین کیے گیے تھے۔ جنھوں نے اپنی کوشش وکاوش سے علوم اسلامیہ کے علاوہ دیگر اہم ترین موضوعات پر کام کیا۔عہد عباسی میں مدارس اور جامعات کی جگہ استعمال ہونے والی عموماً مساجد کے صحن خانقاہوں کے حجرے اور امراء کی حویلیاں تھیں۔مدینہ منورہ کے علاوہ کوفہ، بصرہ وغیرہ۔مشہورترین علمی مراکز تھے۔اس عہد کی دو درسگاہیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں: (۱) امام ابوحنیفہ کی درسگاہ اور (۲) مدینہ منورہ میں امام مالک کی، ماخذ کا بیان ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کے حلقہ درس میں ہرات افغانستان سے لیکر دمشق اور شام تک کے طلباء شریک ہوتے تھے اس سے آپ کی مقبولیت واخلاص کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ نیز امام مالک کے درس کی بادشاہت بھی کچھ کم نہ تھی۔ ان کے حلقہ درس میں بخارا سے سمرقند تک ادھر تونس، قیروان۔قرطبہ تک کے طلباء آپ کے علم وفضل سے فیضیاب ہونے کے لیے مدینہ آیا کرتے تھے۔آہ آج بھی ہمارے زمانے میں اس طرح کے مخلصین کی جماعت ہوتی تو یقیناً امت کو اس کا بے حد فائدہ ہوتا۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ مامون الرشید اور مابعد کے خلفاء کے دور میں بغداد ساری دنیائے اسلام کے طلباء کا کعبۂ تعلیم اور علماء وفضلاء کا قبلہ حاجت تسلم کیا گیا تھا۔ان مرکزی شہروں کے علاوہ بعض دور دراز مشرقی مقامات میں بھی درس و تدریس کا چرچا تھا۔چنانچہ ابن حوقل (م۳٦۷ھ) نے سجستان میں بہت مساجد دیکھی تھیں، جن میں ابتدائی تعلیم سے لیکر اعلیٰ تعلیم تک کا نظم وضبط تھا۔مقدسی کا بیان ہے کہ چوتھی صدی ہجری میں فلسطین، شام، مصر اور ایران میں ایسی بے شمار مساجد سے گزر ہوا۔نیشاپور، ہمذان، سمرقند اور بخارا میں مشہور دانشگاہوں کے نام سے جانی جاتی تھیں ان میں ان گنت فقہاء، محدثین، صوفیاء، ادبا اور دیگر علوم وفنون کے شہسوار بن کر نکلے۔

مختلف ادوار میں مدارس: مقریزی کا بیان ہے کہ مصر میں جامع عمرو بن عاص صحابہ، تابعین وتبع تابعین کے زمانے سے علوم دینیہ کا مرکز تھی۔عہد طولونی میں مسجد احمد بن طولون علوم اسلامیہ کا دوسرا مرکز تھی لیکن اس کو حقیقی سرپرستی امام شافعیؒ اور ان کے تلامذہ مثلاً البویطی، المزنی اور الربیع الشافعی کے ساتھ ساتھ ابوجعفر الطحاوی اور ابن ہشام کی حاصل تھی۔ ۹۵۳ھ/۹۷۰ء میں فاطمی جرنیل جوہر الکاتب الصقلی نے جامع ازھر کی تاسیس کی۔اور فاطمیوں نے اسے مزید وسعت دی اس وقت درسگاہ میں شیعی علوم وفنون کی تعلیم دیجاتی تھی اور یہاں سے فاطمی دعاۃ دنیائے اسلام میں بھیجے جاتے تھے۔جب سلطان صلاح الدین ایوبی نے مصر پر قبضہ کیا تو جامعہ ازہر کو اہل سنت والجماعت کے علوم ومعارف کی تدریس کا مرکز قرار دیا۔

چوتھی صدی کے اواخر میں مدارس کے لیے مستقل عمارت بنانے کی بناء پڑی، طبقات الشافعیہ میں لکھا ہے کہ دنیائے اسلام میں مدرسہ کے لیے پہلی عمارت نیشاپور میں بنائی گئی۔

آگے مصنف نے لکھا ہے کہ محمود غزنوی نے متھرا کی فتح سے واپس جا کر ۴۱۰ھ میں ایک عالیشان مدرسہ بنوایا تھا، جس میں مختلف کتب خانوں سے کتابوں کی نقل کروا کر نہایت اہتمام سے سنوارا گیا تھا۔سلطان کے بھائی امیر قیصر نے اپنی عمارت میں ایک مدرسہ نیشاپور میں قائم کیا۔اس کو پھر امام ابواسحاق (م۸۱۴ھ) کو سونپ دیا گیا۔علامہ شبلی نے بڑی اہم بات لکھی ہے بلخ، ہرات اور نیشاپور کے مدارس علمی حیثیت سے خاصے ممتاز تھے۔خوارزم کا بڑا مدرسہ فلسفہ کے امام فخرالدین رازی (م٦۰٦ھ) کی ذات سے منسوب تھا۔اسی طرح آل سلجوق میں ارسلان اور ملک شاہ نامور اور باعزت حکمراں ہوئے ہیں انھوں نے اپنی عملداری میں مکاتب اور مدارس قائم کیے تھے اور اپنی کل جاگیروں میں سے دسواں حصہ مدارس کے لیے وقف کردیا تھا اس کا عظیم الشان کارنامہ مدرسہ نظامیہ کی تعمیر تھا ۴۵۷ھ میں اس کی تعمیر شروع ہوئی اور ۴۵۹ھ میں اس کا افتتاح عمل میں آیا، مدرسہ نظامیہ کا فیض تین سوسال تک جاری رہا، فارسی کے مشہور ادیب شیخ سعدی شیرازی اس کے آخری زمانے کے طالب علم تھے۔ابواسحاق شیرازی، امام غزالی، ابوعبداللہ طبری، خطیب شیرازی، اور بہاؤالدین بن شداد جیسے اصحاب علم وفضل اس مدرسہ میں موقع بموقع صدر مدرس کے عہدے پر فائز رہ چکے ہیں۔اس کے احاطے میں ایک کتب خانہ بھی موجود تھا، جس میں دنیا کے تمام علوم وفنون کی کتابیں موجود تھیں۔ طب کے لیے وظیفے مقرر تھے، جس کا اس سے پہلے کبھی رواج نہ تھا۔مدرسہ بغداد کے بعد دوسرا اہم ترین علمی مرکز مدرسہ مستنصریہ تھا، جس کی تاسیس ٦۲۵ھ خلیفہ مستنصر باللہ نے کی تھی۔

چھٹی صدی ہجری میں نورالدین زنگی نے حلب، حماۃ، حمص اور بعلبک میں بڑے بڑے مدرسے قائم کیے۔اگر یہ کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا کہ نورالدین کی عظمت اور فخر کیلیے اتنا ہی کافی کہ اس نے دمشق میں دارالحدیث تعمیر کرایا جو اسلامی دنیا میں پہلا دارالحدیث تھا۔یوں تو دمشق میں اٹھارہ دارلحدیث تھے لیکن سب سے ممتاز ویگانہ نوریہ دارلحدیث تھا۔جس کی زیارت کے لیے دور دراز سے لوگ آتے تھے۔ابن عساکر اس کے شیخ الحدیث تھے۔اس زمانہ میں دوسرا بڑا مدرسہ عادلیہ تھا جو دمشق کے مدرسہ شافعیہ میں امتیازی حیثیت رکھتا تھا۔اس کے مدرسین بھی بڑے پایہ کے عالم مثلاً ابن خلکان، جلال الدین القزوینی، اور ابن مالک النحوی تھے۔حتیٰ کہ ابن خلکان نے اپنی مشہور تاریخ وفیات اس مدرسہ میں مرتب کی تھی۔اسی طرح اندلس سسلی میں ابتداء میں تعلیم وتدریس کے لیے علیحدہ عمارتوں کا دستور نہ تھا۔عموماً مساجد میں ہی تفسیر وحدیث اور لغت اور نحو کی تعلیم دی جاتی تھی۔ہاں قرطبہ غرناطہ اور اشبیلیہ کی جامع مسجدیں مرکزی درسگاہیں تھیں ماخذ کا بیان ہے کہ جامعہ قرطبہ میں فقہ کے علاوہ فلکیات، ریاضی اور طب کی تعلیم کا بھی انتظام تھا۔طلبا ہزاروں کی تعداد میں موجود تھے اور وہ یہاں سے فراغت کے بعد حکومت میں بڑے عہدوں پر فائز ہوتے تھے، نیز جامع غرناطہ میں فقہ وفلسفہ کے علاوہ طب کی اور کیمیا کی بھی تعلیم دیجاتی تھی۔مشہور مورخ اور شاعر لسان الدین الخطیب اس درسگاہ کا مہتمم تھا۔ان درسگاہوں پر عموماً یہ کتبہ کندہ ہوتا تھا کہ دنیا کی عمارت چار ستونوں قائم ہے: عقلمندوں کا علم، بڑے آدمیوں کا عدل وانصاف، صلحا کی دعا اور بہادروں کی شجاعت۔

مشکل میں انجینئرنگ

اس سال منظور شدہ انجینئرنگ کالجوں میں سیٹوں کی تعداد میں 1.67 لاکھ کی کمی آئی ہے، پانچ سالوں میں یہ سب سے بڑی کمی ہے اور پچھلے سال کے مقابلہ میں تقریباً دوگنی ہے۔ آل انڈیا کاؤنسل فار ٹیکنیکل ایجوکیشن کے ذریعہ جاری اعداد و شمار کے مطابق اس سال انڈر گریجوئیٹ اور پوسٹ گریجوئیٹ سطح پر کل 14.9 لاکھ سیٹیں ہیں، ۲۰۱۷ء اور ۲۰۱۶ء میں یہ تعداد بالترتیب 16.62 اور 17.5 لاکھ تھی، یہ کمی 755 کالجوں کے ذریعہ سیٹیوں کی تعداد کم کرنے یا کچھ ٹریڈ کو بند کرنے کی درخواست، کاؤنسل کے ذریعہ 83 کالجوں کو بند کرنے اور تقریباً 53 کالجوں کو کچھ وجوہات کی بنا پر سزا دینے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ انجینئرنگ میں داخلہ میں کمی ۲۰۱۴ء سے ہی دیکھی جارہی ہے، ایک رپورٹ کے مطابق ۲۰۱۶ء۔۲۰۱۷ء میں 3291 کالجوں کی 15.5 لاکھ سیٹوں میں سے اکیاون فیصد سیٹیں خالی رہ گئی تھیں۔ اس مسئلہ کی اہم وجوہات میں نگرانی میں لاپرواہی، نظم وانتظام میں کمی، بدعنوانی، سہولیات اور وسائل کی کمی، صنعتی دنیا سے تعلق نہ ہونا، تعلیم کا گرتا ہوا معیار وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ملک کی غیر مستحکم اقتصادی صورت حال اور روزگار کے وسائل میں ہو رہی لگاتار کمی کی مار بھی انجینئرنگ کالجوں پر پڑی ہے۔ گذشتہ پانچ سالوں میں انجینئرنگ اور ٹیکنالوجی کے پچاس فیصد سے بھی کم طلبہ کا کیمپس پلیس منٹ ہوا اور پچھلے سال تو یہ تعداد چالیس فیصد ہی تھی۔ داخلہ میں گراوٹ کی ایک اہم وجہ پلیس منٹ کا نہ ہونا بھی ہے۔ تعلیم کے پرائیویٹائزیشن (Privatization) کے نام پر اندھا دھند کھلے تعلیمی اداروں میں بنیادی سہولیات اور وسائل کی فراہمی کو یقینی بنانے پر نہ تو کبھی زور دیا گیا اور نہ ہی اے آئی سی ٹی ای نے اس معاملہ میں مکمل سرگرمی دکھائی، اچھی تنخواہ اور استقلال نہ ہونے کی وجہ سے اچھے اساتذہ بھی ایسے تعلیمی اداروں سے کنارہ کشی اختیار کر رہے ہیں۔ ۱۹۹۵ء سے ۲۰۰۸۔۲۰۰۹ تک پرائیویٹ کالجوں میں خوب داخلے ہوئے، اور ان اداروں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا۔ موجودہ بدحالی کے دور میں یہ سوال بھی پوچھا جانا چاہئے کہ کمائی کا بڑا حصہ سہولیات اور وسائل کی فراہمی پر خرچ کیوں نہیں کیا گیا؟ اے آئی سی ٹی ای ان تمام اداروں کی نگران اعلیٰ ہے، اس لیے اس کی ذمہ داری بھی بنتی ہے کہ وہ ایسے اداروں سے باز پرس کرے۔ بیش تر سروے رپورٹوں میں بتایا گیا ہے کہ انجینئرنگ کے اسی فیصد طلبہ اس لائق بھی نہیں ہیں کہ ان کو اپنے ٹریڈ میں معمولی نوکری بھی مل سکے۔ اس صورت حال کا خمیازہ بڑی تعداد میں بالآخر طلبہ کو ہی بھگتنا پڑ رہا ہے۔ بدعنوانی، نیتاؤں اور تعلیمی مافیاؤں کی ملی بھگت اور طلبہ وان کے گارجینوں کی خاموشی سے حالات بد سے بدتر ہوتے چلے گئے ہیں۔ بدقسمتی یہ ہے کہ بحث و مباحثہ اور ڈبیٹ کے باوجود انجینئرنگ کالجوں میں اصلاح کے آثار نظر نہیں آرہے ہیں۔ انجینئرنگ کی تعلیم کے پورے حساب وکتاب کو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ بیشتر سرکاری کالجوں کی حالت بھی بہت زیادہ اچھی نہیں ہے، سرکاری انسٹی ٹیوشنوں کی کم تعداد کی وجہ سے بھی بہت سے طلبہ کو پرائیویٹ کالجوں میں جانا پڑتا ہے، جن میں سے زیادہ تر کالج ڈگری بانٹ کر موٹی کمائی کرنے میں لگے ہوئے ہیں، اس بدتر صورت حال کو ٹھیک کرنے کے لیے ٹیکنیکل انسٹی ٹیوشنوں اور انجینئرنگ کالجوں کے نظم ونسق اور ان کی نگرانی کی نئے سرے سے جانچ کرنے کی ضرورت ہے، معیشت کی بہتری کا خواب سطحی اور لچر تعلیم کے سہارے تو شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکتا ہے۔

اداریہ پربھات خبر ۱۱/ مئی ۲۰۱۸ء
ترجمہ سید محمد عادل فریدی

الیکشن جیتنے کے لیے کتنا جھوٹ بولیں گے وزیر اعظم؟

رویش کمار

حقائق کو کس طرح توڑا مروڑا جاتا ہے، آپ وزیر اعظم سے سیکھ سکتے ہیں۔ میں انہیں سراسر جھوٹ کہتا ہوں کیونکہ یہ خاص انداز میں ڈیزائن کیے جاتے ہیں اور پھر ریلیوں میں بولے جاتے ہیں۔ گجرات انتخابات کے وقت منی شنکر ایّر کے گھر کی بیٹھک والا بیان بھی اسی زمرے کا تھا، جسے لے کر بعد میں راجیہ سبھا میں چپ چاپ معافی مانگی گئی تھی۔ ۱۹۴۸ء کے واقعہ کا ذکر کر رہے ہیں، تو ظاہر ہے ٹیم نے سارے حقائق نکال کر دیے ہی ہوں گے، پھر ان حقائق کی بنیاد پر ایک جھوٹ بنایا گیا ہوگا۔ کرناٹک کے کلبرگی میں وزیر اعظم نے کہا کہ فیلڈ مارشل کے ایم کری اپّا اور جنرل کے تھمیا کی کانگریس حکومت نے توہین کی تھی۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے۔ جنرل تھمیا کی قیادت میں ہم نے ۱۹۴۸ء کی جنگ جیتی تھی۔ جس آدمی نے کشمیر کو بچایا اس کا، وزیر اعظم جواہر لال نہرو اور وزیر دفاع کرشن مینن نے توہین کی۔ کیا توہین کی، کس طرح توہین کی، اس پر کچھ نہیں کہا۔

۱۹۴۷ء۔ ۱۹۴۸ء کی جنگ میں بھارتی فوج کے جنرل سر فرانسس بوچر تھے، نہ کہ جنرل تھمیا؛ جنگ کے دوران جنرل تھمیا کشمیر میں فوج کے آپریشن کی قیادت کر رہے تھے، ۱۹۵۷ء میں آرمی چیف بنے، ۱۹۵۹ء میں جنرل تھمیا آرمی چیف تھے، تب چین کی فوجی گول بندی کو لے کر وزیر دفاع کرشن مینن نے ان کی رائے ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ اس کے بعد جنرل تھمیا نے استعفیٰ کی پیشکش کر دی، جسے وزیر اعظم نہرو نے مسترد کر دیا۔ وزیر اعظم نریندر مودی کو معلوم ہے کہ ان کی ان باتوں کو میڈیا رپورٹ کرے گا۔ کچھ ویب سائٹ پر صحیح بات چھپ بھی جائے گی، تو کیا فرق پڑے گا، مگر کرناٹک کی عوام تو ان باتوں سے بہک جائے گی۔ کیا اس بات پر غور نہیں کرنا چاہیے کہ بھارت کے وزیر اعظم عوام کو بہکانے کے لیے جھوٹ بھی بول دیتے ہیں؟ مسلسل تنقید ہو رہی ہے کہ بی جے پی نے بیل لاری کے ریڈی برادران کے خاندان کے سات اراکین کو ٹکٹ دیا ہے۔ کوئی انہیں اسٹیج پر بلاتا ہے تو کوئی انہیں دور رکھتا ہے۔ امت شاہ ریڈی برادران سے کنارہ کرتے ہیں، ریڈی برادران بی جے پی کی تشہیر کر رہے ہیں۔ یدی یورپا انڈین ایکسپریس سے کہتے ہیں کہ امت شاہ کا فیصلہ تھا۔ اب وزیر اعظم بیل لاری گئے۔ ریڈی برادران کے خلاف غیر قانونی کام کے بہت سے معاملات چل رہے ہیں۔ وزیر اعظم کی تنقید بھی ہو رہی تھی اس بات کو لے۔ جس مہم کی شروعات "نہ کھاؤں گا نہ کھانے دوں گا" سے ہوئی تھی، وہی وزیر اعظم ابھی ریڈی برادران کا دفاع کر رہے ہیں۔ بیل لاری جا کر وہ اپنی تقریری فن کا استعمال کرتے ہیں۔ بات کو کس طرح گھماتے ہیں، آپ خود دیکھئے۔ کہتے ہیں کہ کانگریس نے بیل لاری کی توہین کی ہے۔ کانگریس کہتی ہے کہ بیل لاری میں چور اور لٹیرے رہتے ہیں۔ جبکہ چودہویں سے سترہویں صدی کے درمیان وجئے نگرم سلطنت کے وقت "گڈ گورنیس" تھی۔ بھلا ہو وزیر اعظم کا، جنہوں نے وجئے نگرم کے عظیم دور کو بی جے پی حکومت کا دور نہیں کہا۔ مگر کس چالاکی اور خوبی سے انہوں نے بیل لاری کے ریڈی برادران کا دفاع کیا۔ وہ بیل لاری کی عوام کی توہین کے بہانے ریڈی برادران کا کھلے عام دفاع کر گئے، وزیر اعظم نے ریڈی برادران کو کلین چٹ دے دی ہے۔ اب سی بی آئی بھی خاموش ہی رہیگی۔ ہر الیکشن میں وزیر اعظم جھوٹ کی نایاب مثال پیش کرتے ہیں۔ ابھی تک کے کسی بھی وزیر اعظم نے جھوٹ کو لے کر ایسی تخلیقی صلاحیت کا استعمال نہیں کیا ہے۔ اگر انتخابی جیت میں ان کے جھوٹ کا اتنا بڑا رول ہے، تو ان کے ہر جھوٹ کو ڈائمنڈ قرار دے دینا چاہیے، پھر ان ہیروں کا ایک کڑا بنا لینا چاہیے اور پھر اس کڑے کو قومی علامت قرار دے دینا چاہیے۔ آپ ہی فیصلہ کریں کہ کیا وزیر اعظم کو اس طرح کی باتیں کرنی چاہیے؟

ایران جوہری معاہدہ سے امریکہ کا فرار

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران کے ساتھ ہونے والی ایٹمی ڈیل سے خود کو الگ کر لیا ہے۔ یاد رہے کہ دسمبر ۲۰۱۵ء میں آسٹریا کے دارالخلافہ ویانا میں امریکہ سمیت دنیا کی چھ عالمی طاقتوں اور یورپی یونین نے ایران کو ایٹمی ہتھیار بنانے سے روکنے کے لیے ایران نیوکلیر ڈیل فریم ورک پر دستخط کیے تھے جس کے بعد ایران نے صنعتی پیمانے پر یورینیم کی افزودگی کے عمل کو روک دیا تھا۔ جواب میں عالمی طاقتوں نے ایران پر معاشی پابندیاں نرم کر دی تھیں۔

ڈونلڈ ٹرمپ براک اوبامہ کے دور میں ہونے والے اس معاہدے کے شروع سے مخالف تھے بلکہ وہ اس معاہدے کو "پاگل پن" تک قرار دے چکے ہیں۔ ٹرمپ کا کہنا ہے کہ یہ ایک کمزور یکطرفہ ڈیل ہے جو ایران کو جوہری ہتھیاروں کی تیاری سے نہیں روک سکتی۔ ٹرمپ نے مغرب ایران ایٹمی ڈیل کو انتہائی تباہ کن قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس معاہدے سے ایران کو اربوں ڈالر کے معاشی فوائد ملے ہیں مگر اس کے باوجود ایران جوہری ہتھیار تیار کرنے کے پروگرام سے باز نہیں آیا۔ ٹرمپ نے دھمکی دی ہے کہ امریکہ کسی بھی صورت ایران کو ایٹمی ہتھیار تیار نہیں کرنے دے گا۔ امریکہ نے ایران پر معاشی پابندیاں ہی لگانے کا فیصلہ نہیں کیا ہے بلکہ باقی دنیا کو بھی دھمکی دی ہے کہ وہ ایران سے تجارتی تعلقات توڑ لیں۔ ایسا نہ کرنے کی صورت میں ان کمپنیوں کو امریکی منڈی تک رسائی نہیں ملے گی جو ایران کے ساتھ بزنس کر رہی ہیں۔ اس فیصلے پر ایرانی صدر نے فوری ردعمل دیتے ہوئے کہا کہ ہم امریکہ کے بغیر بھی اس ایٹمی ڈیل کو قائم رکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ ایٹمی ڈیل پر کسی بھی صورت میں سمجھوتہ نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے اعلان کیا ہے کہ وہ اس ڈیل میں شامل دیگر ملکوں کے سربراہوں سے ملاقاتیں کریں گے۔ ایرانی صدر نے جوہری توانائی کے ایرانی ادارے کو بھی تیار رہنے کا حکم دے دیا ہے۔ ایران نے ٹرمپ کے اس فیصلے کو اسرائیلی سازش قرار دیا ہے۔ یاد رہے کہ کچھ عرصہ قبل اسرائیل نے کچھ خفیہ دستاویز دکھاتے ہوئے دنیا کو بتایا تھا کہ ایران معاہدے کے باوجود ایٹمی پروگرام جاری رکھے ہوئے ہے۔ اس الزام پر ایران نے اسرائیلی وزیر اعظم کو "بدنام جھوٹا" قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نتن یاہو کے الزامات فرسودہ، بے کار اور شرمناک ہیں۔ ایران نے امریکہ کے اس فیصلے اور معاشی پابندیوں کے اعلان کے فوراً بعد ۲۰۰۰ کلومیٹر تک مار کرنے والے بیلسٹک میزائل کا تجربہ کر کے اپنا ردعمل بھی دے دیا ہے اور سعودی عرب سے بھی کہا ہے کہ ایران سے بہتر تعلقات چاہتے ہیں تو اسرائیل سے دوستی ختم کریں۔

جب سے امریکی صدر کا اس معاہدے سے نکلنے کا بیان آیا تھا اس وقت سے اقوام متحدہ اور معاہدے میں شریک دیگر ممالک امریکہ کو اس اقدام سے باز رہنے کا مشورہ دے رہے تھے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے کہا تھا کہ معاہدہ ختم ہوا تو خطے میں جنگ کا خطرہ پیدا ہو جائیگا، فرانس کے صدر بھی یہ کہہ چکے ہیں کہ امریکہ کو اس معاہدے سے نہیں نکلنا چاہیے کیونکہ اس کے علاوہ کوئی اور آپشن نہیں ہے۔ عالمی امور کے ماہرین کہہ رہے ہیں کہ امریکہ کے اس بے وقوفانہ اقدام کی وجہ سے نہ صرف مشرق وسطی کے حالات خراب ہوں گے بلکہ امریکہ اور یورپی یونین کے باہمی تعلقات پر بھی برے اثرات پڑیں گے۔ فرانس نے کہا ہے کہ "امریکہ کے اس معاہدے سے نکل جانے کے بعد بھی یہ ڈیل مری نہیں ہے"۔ روسی صدر پوتین نے اس فیصلے کو "مایوس کن" کہا ہے۔ دوسری طرف چین سمیت کئی ملکوں نے اس فیصلے کی مذمت کی ہے۔ دنیا میں صرف دو ہی ملک ہیں جنہوں نے ٹرمپ کے اس اقدام کو سراہا ہے اور وہ دو ملک ہیں سعودی عرب اور اسرائیل۔ امریکی صدر کے اس اقدام کی اسرائیل کو چھوڑ کر باقی ساری دنیا میں مخالفت کی گئی ہے۔ ایک سروے کے مطابق جرمنی کے ۷۱ رفیصد کینیڈا کے ۶۰ رفیصد فرانس کے ۶۲ رفیصد اور برطانیہ کے ۵۸ رفیصد لوگوں نے ٹرمپ کے اس اقدام کی مخالفت کی ہے جبکہ اسرائیل کی ۶۷ رفیصد آبادی نے اس اقدام کو سراہا ہے لیکن زیادہ تر ماہرین امریکہ کے اس فرار کو عالمی بحران کا پیش خیمہ قرار دیا ہے، برطانیہ کی وزیر اعظم تھریسا مئے نے بھی کہا ہے کہ امریکہ ایران کے ساتھ کے ساتھ جوہری معاہدہ بحال رکھے، یہ قدم علاقائی سلامتی کے لیے بے حد اہم ہے، انہوں نے کہا کہ لندن ایران جوہری معاہدہ سے متعلق اپنے وعدوں پر قائم ہے۔

سید محمد عادل فریدی

اخبارِ جہاں

ملیشیا کے اسکول میں آگ لگنے سے ۲۴؍افراد ہلاک

ملیشیا کے دارالحکومت کوالالمپور میں ایک مذہبی درسگاہ میں جمعہ کی صبح آگ لگنے سے کم سے کم ۲۴؍افراد جاں بحق ہوگئے جن میں سے بڑی تعداد طلبہ کی ہے۔حکام نے اندیشہ ظاہر کیا ہے کہ الیکٹرک شارٹ سرکٹ کی وجہ سے درسگاہ کی اوپری منزل پر ڈارمیٹری میں آگ لگی اور زیادہ تر طلبہ اس کی زد میں آگئے۔ملیشیا کی فائرسروس اور ریسکیو ٹیم نے ایک بیان جاری کر کے بتایا کہ جمعہ کی صبح کے وقت یہاں دارالقرآن اتفاقیہ بورڈنگ اسکول میں صبح ساڑھے پانچ بجے آگ لگ گئی۔(یو این آئی)

امریکہ کی ایران پر نئی پابندیاں عائد

ایران کے ساتھ ۲۰۱۵ء میں ہوئے بین الاقوامی نیوکلیائی معاہدے سے الگ ہونے کے ایک دن بعد امریکہ نے اس پر یہ الزام لگاتے ہوئے کہ وہ ریوولیوشنری گارڈز کورپس (آئی آر جی سی) کی خصوصی برانچ کیوڈس فورس (کیوایف) کو لاکھوں ڈالر مہیا کرارہا ہے، دوبارہ پابندی عائد کردی ہے۔امریکہ کے وزیر خزانہ سٹیومنوچی نے کہا ’’ایرانی حکومت اور اس کے سینٹرل بینک نے متحدہ عرب امارات میں آئی آر جی سی کیوایف کی مہلک سرگرمیوں کو فنڈ مہیا کرنے کے لئے امریکی ڈالروں کا استعمال کیا ہے۔آئی آر جی سی ایران کی سب سے طاقتور سیکورٹی یونٹ ہے اور ایران کی معیشت کے بڑے حصے پر اس کا کنٹرول ہے۔اس کا سیاسی نظام میں بھی اثر ورسوخ ہے۔کیوڈس فورس آئی آر جی سی کے غیر ملکی نظام کی خصوصی یونٹ ہے۔(یو این آئی)

جنوبی افریقہ میں مسجد پر حملہ ایک کی موت، دو زخمی

جنوبی افریقہ میں ڈربن کے نزدیک ایک مسجد پر تین مسلح حملہ آوروں نے تین نمازیوں پر جمعرات کے روز حملہ کردیا جس میں سے ایک کی اسپتال لے جاتے وقت موت ہوگئی جبکہ دو کی حالت نازک ہے۔حکام نے میڈیا کو بتایا کہ حملہ آوروں کی تلاش جاری ہے اور ان کے خلاف سخت کاروائی کی جائے گی (یو این آئی)

صومالیہ میں گیارہ شوہر رکھنے والی عورت سنگسار

صومالیہ کے جنوبی علاقے میں ایک عورت کو گیارہ افراد سے شادیاں کرنے کے جرم میں سنگسار کیا گیا ہے۔لوئر شیلیل کے گورنر محمد ابواسامہ نے واقعے کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا ہے کہ ’’شکری عبداللہی‘‘ نامی عورت کو دارالحکومت موغادیشو کے جنوب مغرب میں واقع ایک عدالت میں لایا گیا جہاں اس کے موجودہ قانونی شوہر کے علاوہ دس دیگر افراد کو بھی عدالت میں پیش کیا گیا جہاں تمام افراد کا بیان تھا کہ ’’شکری عبداللہی‘‘ اس کی بیوی ہے، جس پر عدالت نے عورت کو اپنے سابقہ خاوندوں سے طلاق لئے بغیر بیک وقت گیارہ افراد سے شادی کرنے کا مجرم قرار دیتے ہوئے سنگسار کرنے کا حکم دیا۔’’شکری عبداللہی‘‘ کو اس کے آبائی علاقے میں ایک گڑھے میں دفن کرنے کے بعد پتھر مار کر ہلاک کردیا گیا۔(نیوز ایکسپریس پی کے)

سوڈان میں زبردستی جنسی تعلق قائم کرنے والے شوہر کا قتل کرنے پر بیوی کو سزائے موت

سوڈان کی ایک عدالت نے ایک نوجوان لڑکی کو مبینہ طور پر زبردستی جنسی تعلق قائم کرنے والے اپنے ہی شوہر کو قتل کرنے کے جرم میں موت کی سزا سنائی ہے۔اومدرمن میں جج نے نورا حسین کے شوہر کے رشتہ داروں کی جانب سے مالی حرجانہ قبول کرنے سے انکار کے بعد سزائے موت کی تصدیق کی، انسانی حقوق کی تنظیموں نے اس فیصلے کو تبدیل کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔نورا حسین جس کی عمر ابھی ۱۹؍برس ہے، اس کی تین سال قبل ۱۶؍سال کی عمر میں زبردستی شادی کرائی گئی تھی، جس کے بعد اسنے وہاں سے فرار ہونے کی کوشش بھی کی تھی۔بتایا گیا ہے کہ نورا حسین اپنی پڑھائی مکمل کر کے استانی بننا چاہتی تھی۔نورا حسین نے وہاں سے فرار ہونے کے بعد اپنی آنٹی کے گھر پناہ لیا لیکن تین سال بعد انھیں اپنے گھر لے جانے کے بہانے سے اس کے خاندان والوں نے شوہر کے حوالے کردیا۔ چھ روز بعد اس کے شوہر نے اپنے چند کزنوں کو بلایا جنھوں نے اسے پکڑا، اور اس کے شوہر نے اسے جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا۔جب اس کے شوہر نے مبینہ طور پر دوبارہ ایسا کرنے کی کوشش کی تو نورا حسین نے چھری کے ساتھ ان پر حملہ کیا اور انھیں مار ڈالا۔اس کے بعد وہ وہاں سے فرار ہو کر اپنے والدین کے پاس چلی گئی جنھوں نے انھیں پولیس کے حوالے کردیا۔شرعی عدالت نے گذشتہ ماہ نورا حسین کو جان بوجھ کر اپنے شوہر کو قتل کرنے کے الزام میں مجرم قرار دیا تھا اور جمعرات کو انھیں باقاعدہ طور پر پھانسی کی سزا سنادی گئی۔(بی بی سی لندن)

ملیشیا کے عام انتخابات میں سابق وزیراعظم مآثر محمد کامیاب

ملیشیا میں ہونے والے عام انتخابات میں سابق وزیراعظم مآثر محمد اور ان کے اتحادیوں نے ۶۰؍سال سے برسراقتدار جماعت کو شکست دے دی ہے۔ملیشیا کے عام انتخابات میں ۹۲؍سالہ سابق وزیراعظم مآثر محمد اور ان کے اتحادی جیت گئے ہیں۔مآثر محمد نے بریسن نیشنل اتحادی جماعت کو شکست دی جو کہ ۶۰؍سالوں سے اقتدار میں ہے۔مآثر محمد اور ان کے اتحادیوں نے ۱۱۵ نشستیں حاصل کیں جب کہ حکومت سازی کے لئے ۱۱۲ نشستوں کی ضرورت ہوتی ہے۔اس طرح مآثر محمد دنیا کے معمر ترین منتخب سربراہ مملکت بن گئے ہیں۔اس موقع پر مآثر محمد کا کہنا تھا کہ ان کی پارٹی نے آج ملیشیا میں تاریخی فتح حاصل کی ہے، لیکن وہ انتقامی سیاست کے روادار نہیں ہیں، انہوں نے کہا کہ ہم قانون کی بحالی چاہتے ہیں اور انتقامی کارروائی پر یقین نہیں رکھتے۔واضح رہے کہ مآثر محمد سیاست سے ریٹائرمنٹ لے چکے تھے تاہم انہوں نے سیاست میں واپس آکر اپنے مخالف نجیب رزاق کو شکست دی۔(نیوز ایکسپریس پی کے)

۲۰۱۰ء کے بعد کام کرنے والے گھرانوں میں غربت کا شکار بچوں کی تعداد میں ایک ملین کا اضافہ

ایک نئی اسٹڈی کے مطابق کام کرنے والے گھرانوں کے غربت میں پرورش پانے والے بچوں کی تعداد میں ۲۰۱۰ء کے بعد سے ایک ملین اضافہ ہوگیا، ٹی یو سی کیلئے ہونے والی ایک ریسرچ میں تخمینہ لگایا گیا ہے کہ کام کرنے والے والدین کے ۳ء۱ ملین بچے اس سال غربت کی سرکاری سطح سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں۔حکومت کی جانب سے مراعات میں کی گئی کٹوتیوں اور تنخواہوں میں پابندیوں کی وجہ سے کام کرنے والدین کے ۶۰۰۰۰۰ بچے غربت میں دھکیل دیئے گئے ہیں۔سب سے زیادہ غربت ایسٹ مڈلینڈ، ویسٹ مڈلینڈ اور شمالی آئرلینڈ میں بڑھی ہے (فکروخبر)

بزنس، روزگار و کیریر

بنگلور میں دس ہزار فرضی ووٹر آئی ڈی کارڈ برآمد

کرناٹک اسمبلی انتخابات سے محض چند روز قبل بنگلور کے جالاہلی علاقے میں ایک فلیٹ سے کثیر تعداد میں ’’فرضی ووٹر آئی کارڈز‘‘ ملنے سے کرناٹک میں سیاسی گھمسان تیز ہوگیا ہے۔اس معاملے کے انکشاف کے بعد کانگریس پارٹی کے ترجمان رندیپ سنگھ سرجے والا نے الزام عائد کیا کہ ’’بی جے پی انتخابات جیتنے کے لیے ہی یہ سب غیر قانونی کام کررہی ہے۔انہوں نے کہا کہ جس فلیٹ سے ووٹر آئی ڈی کارڈز برامد ہوئے ہیں وہ منجولا نجاموری کا ہے جو بھی جے پی کی رہنما رہی ہیں۔انہوں نے کہا کہ اس معاملے کی جانچ ہونی چاہیے‘‘۔کانگریس کے الزامات کے بعد مرکزی وزیر پرکاش جاویڈکر نے کہا ’’منجولا ۶؍برس قبل ہی پارٹی چھوڑ چکی ہیں اور جس فلیٹ سے ووٹر آئی کارڈز برامد ہوئے ہیں وہ فلیٹ کسی نے کرایے پر لے رکھا ہے۔‘‘ ریاستی الیکشن کمیشن نے اسے انتہائی سنگین معاملہ بتایا ہے اور قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کی یقین دہانی کرائی ہے۔بتادیں کہ بڑی تعداد میں فرضی ووٹر آئی کارڈز ملنے کے بعد بی جے پی، سدھارمیا کی قیادت والی کانگریس حکومت پر حملہ آور ہوگئی ہے۔بی جے پی رہنما سدانند گوڑا نے اس کے پیچھے آر آر نگر سے کانگریس امیدوار منی رتنا نائیڈو کا ہاتھ بتایا اور پارٹی نے اس سیٹ پر الیکشن منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔(فکروخبر)

والمارٹ نے ۱۶؍ارب ڈالر میں فلپ کارٹ کی ۷۷ فیصد حصہ داری خریدی

امریکی کمپنی والمارٹ نے ہندوستان کے سب سے بڑے آن لائن اسٹور فلپ کارٹ خرید لیا ہے، دنیا میں یہ ای کامرس کا سب سے بڑا سودا ہے، والمارٹ کے سی ای او نے قریب ۱۶۰۰؍کروڑ ڈالر یعنی ایک لاکھ کروڑ سے زیادہ رقم دے کر فلپ کارٹ کی ۷۷؍فیصد حصہ داری خرید لی ہے، اس سودے کا اعلان جاپانی ٹیکنالوجی کمپنی سافٹ بینک کے سی ای او ماسایوشی سون نے ٹوکیو میں کیا۔ ہندوستانی آن لائن مارکیٹ میں یہ سودا بڑی تبدیلیاں پیدا کر سکتا ہے۔فی الحال ہندوستان کے چالیس فیصد بازار پر فلپ کارٹ کا قبضہ ہے۔(ایجنسی)

مغربی بنگال حکومت کا محکمہ ڈاک میں ملازمت کے لئے مدارس کے سرٹیفکٹ کو تسلیم کرنے سے انکار

مغربی بنگال حکومت کے زیر انتظام چلنے والے مدارس میں ہزاروں طلبہ تعلیم حاصل کرتے ہیں، مگر محکمہ ڈاک میں پوسٹ مین کے لئے نکلے پوسٹ میں مدارس کے سرٹیفکٹ کو غیر قانونی قرار دیئے جانے کے بعد مدارس سے تعلیم یافتہ لاکھوں نوجوانوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا ہے۔محکمہ ڈاک کی جانب سے جاری پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ مغربی بنگال حکومت نے مدرسہ بورڈ سے جاری سرٹیفکٹ سے متعلق کوئی مثبت جواب نہیں ملنے کی وجہ سے مدرسہ بورڈ سے جاری سرٹیفکٹ کو تسلیم نہیں کیا ہے۔واضح ہو کہ ۱۹۹۴ء میں مغربی بنگال حکومت نے مدرسہ ایجوکیشن بورڈ قائم کیا تھا اور اس کو سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ کے برابر کا درجہ دیا تھا۔اس قانون کے تحت مدرسہ بورڈ سے تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ بھی دیگر بورڈ کے طلبہ کی طرح سرکاری ملازمت کے اہل قرار دیے گئے تھے۔سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹربیونل کورٹ میں اس معاملے میں پیروی کرنے والے ایڈوکیٹ محمد سمیع احمد نے کہا کہ بنگال میں مدرسہ تعلیم کو ختم کرنے کے لئے ایک بڑی سازش رچی گئی ہے۔اسی وجہ سے مرکزی حکومت کے ایک نمائندہ نے جب بنگال کے محکمہ تعلیم سے مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کی رپورٹ طلب کی تو اس نے مدرسہ بورڈ کے متعلق منفی رپورٹ پیش کی۔اس پورے معاملے میں مغربی بنگال حکومت کے محکمہ اقلیتی تعلیم سے اب تک کوئی رد عمل سامنے نہیں آیا ہے۔اس معاملہ میں مدرسہ طلبہ تنظیم کے لیڈر عبدالغفار نے کہا ہے کہ بی جے پی کے زیر اقتدار ریاستوں میں جس طریقہ سے مدرسہ کے نظام تعلیم کو ختم کیا جارہا ہے، اسی طرح کا کام ممتا بنرجی کے زیر اقتدار بھی ہورہا ہے جو کہ افسوسناک ہے۔(بحوالہ روزنامہ صحافت دہلی ۹؍مئی ۲۰۱۸ء)

داخلہ سے متعلق تفصیلات ویب سائٹ پر اپ لوڈ نہ کرنے والے اسکولوں کو نوٹس

ریاستی محکمۂ تعلیم نے گیارہویں اور گریجویشن کورسز میں داخلہ لینے والے ۲۲۰۶؍سرکاری اسکولوں اور کالجوں کو داخلہ کی تفصیلات بہار اسکول اگزامنیشن بورڈ کی ویب سائٹ پر نہ ڈالنے کی پاداش میں نوٹس جاری کرتے ہوئے الٹی میٹم دیا ہے، بہار حکومت نے حالیہ دنوں میں بہار بورڈ کو ۲۰۱۸ء سیشن میں آن لائن داخلہ لینے کی ہدایت دی تھی، نئے سیشن میں ۳۲۷۷؍سرکاری اسکول اور ریاست کی گیارہویں یونیورسٹیوں کے کالجوں داخلہ کا عمل مرکزی نظام کے تحت کیا جائے گا۔مولانا مظہر الحق عربی وفارسی یونیورسٹی، پٹنہ یونیورسٹی اور آریہ بھٹ نالج یونیورسٹی کو اس سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔بہار بورڈ نے ان کورسز میں داخلہ لینے والے سبھی سرکاری اسکولوں اور کالجوں کو داخلہ سے متعلق رہنما اصول، کورسز کے نام اور مضامین کی معلومات، فیس اور دیگر امور کی تفصیلات ۳۰؍اپریل تک ویب سائٹ پر اپ لوڈ کرنے کی ہدایت جاری کی تھی، مگر بہار بورڈ کی ہدایت کے باوجود اب تک صرف ۲۰۷۱؍اداروں نے ہی اس کی ویب سائٹ پر اپنی تفصیلات اپ لوڈ کی ہیں۔دفتری ذرائع کے مطابق باقی ماندہ اداروں کے لیے محکمۂ تعلیم نے ۱۲؍مئی تک داخلہ اور کورسز وغیرہ کی تفصیلات ویب سائٹ پر اپ لوڈ کرنے کی سخت ہدایت دی ہے، ۱۲؍مئی تک تفصیلات اپلوڈ نہ کرنے والے اسکولوں اور کالجوں کو نتائج بھگتنے پڑ سکتے ہیں۔ایسے اداروں کو داخلہ لینے کے حق سے محروم کردیا جائے گا اور ان کا الحاق بھی ختم کیا جاسکتا ہے۔(بحوالہ روزنامہ انقلاب ۱۱؍مئی ۲۰۱۸ء)

گروگرام میں ۹؍مقامات کے علاوہ نماز جمعہ کی ادائیگی پر پابندی

سائبر سٹی گروگرام میں جمعہ کی نماز کو لے کر تنازع تھمنے کا نام نہیں لے رہا ہے۔پولیس نے نماز کیلئے متبادل بندوبست کے طور پر نو مقامات بتائے ہیں، جبکہ گزشتہ جمعہ تک گروگرام میں ۱۱۵؍مقامات پر نماز ہورہی تھی۔گزشتہ دو ہفتوں میں وزیرآباد، اتل کٹاریا چوک، سائبر پارک، بختاور چوک اور ساؤتھ سٹی علاقوں میں نماز کی ادائیگی میں خلل ڈالا گیا۔اس میں مبینہ طور پر وشو ہندو پریشد، بجرنگ دل، ہندو کرانتی دل، گئو رکشک دل اور شیو سینا کے اراکین شامل تھے۔اب ان تنظیموں کی ایک سنگھرش سمیتی بھی بن گئی ہے۔معاملہ اس وقت مزید پیچیدہ ہوگیا جب وزیر اعلی منوہر لال کھٹر بھی اس تنازع میں کود پڑے۔انہوں نے کہا کہ مسجدوں، عیدگاہوں اور نجی مقامات پر ہی نماز ادا کی جانی چاہئے۔اب انتظامیہ کے افسران بھی اسی لائن پر بات کررہے ہیں۔ڈویژنل کمشنر ڈی سریش کا کہنا ہے کہ سڑکوں اور گرین بیلٹ پر نماز نہیں ہونے دی جائے گی۔وزیر اعلی کے بیان کے بعد ہریانہ وقف بورڈ نے انتظامیہ کو اپنی ایسی ۱۹؍جائیدادوں کی فہرست دی تھی، جن پر یا تو قبضہ ہے یا پھر گاؤں والے وہاں نماز نہیں پڑھنے دیتے ہیں۔بورڈ نے کہا تھا کہ ہماری زمین پر قبضہ ہے، اس لئے لوگ کھلے میں نماز پڑھنے پر مجبور ہیں۔ایسے میں انتظامیہ کو یہ قبضہ خالی کروانا چاہئے، تب تک وہ جہاں نماز پڑھ رہے ہیں، پڑھنے دیا جانا چاہئے۔(فکروخبر)

طب وصحت

رمضان اور ہماری صحت

روزے کے جہاں روحانی فائدے ہیں وہیں ان گنت جسمانی فائدے بھی ہیں۔ جس طرح روزہ ہماری روحانی پاکیزگی کے لئے ضروری ہے اسی طرح جسم کے فاسد مادوں کو دور کرنے کے لئے روزہ ضروری ہے۔ جسم سے فاسد مادے خارج ہوکر ہمارے جسم وروح صاف کردیتے ہیں۔ روزے کے معاشرتی فائدوں کے ساتھ ساتھ صحت پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

کیا شوگر کے مریض کو روزہ رکھنا چاھئیے ؟

شوگر کے مریضوں میں یہ بات بہت عام ہے کہ شوگر کے مریض روزہ نہیں رکھ سکتے۔ میں بہت سے ایسے شوگر کے مریضوں کو جانتا ہوں جو روزہ رکھتے ہیں۔ میری ساس شوگر کی مریضہ تھیں باقاعدگی سے نہ صرف روزہ رکھتیں بلکہ سارا دن معمول کے کام بھی کرتی تھیں۔ روزہ کی حالت میں Hypoglycemia کے شکار وہ مریض زیادہ ہوتے ہیں جو انسولین لگا رہے ہوتے ہیں۔ رمضان شروع ہونے سے ایک ماہ قبل ہی ایسے مریض اپنے ڈاکٹر سے مل کر انسولین یا شوگر کی دوا کو Adjust کروالیں اور ڈائٹیشن سے خوراک کے متعلق تفصیلات حاصل کرکے اس پر عمل کریں تو وہ آسانی سے روزہ رکھ سکتے ہیں۔ شوگر کے مریض اپنی جسمانی سرگرمیوں کو کم کریں تاکہ Hypoglycemia سے بچا جاسکے۔ شوگر کے مریض اکثر روزہ کھولتے وقت دوالینا بھول جاتے ہیں کھانا زیادہ کھالینے سے بھی ان کے خون میں شوگر کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔

پانی کی کمی: گرم موسم میں پانی کا اخراج پسینے کی صورت میں بہت زیادہ ہوجاتا ہے۔ کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ پانی پئیں۔

ذیابیطس کے مریض سحری میں کیا کھائیں؟

شوگر کے مریضوں کے علاوہ رمضان مٹاپے کے شکار لوگوں کے لئے وزن کم کرنے کا بہترین موقع فراہم کرتا ہے۔ یہ بلڈ پریشر اور کولیسٹرول کے مریضوں کو بھی مرض کنٹرول کرنے میں بہت مدد دیتا ہے۔ روزے کی حالت میں ہمارا معدہ خالی ہوتا ہے۔ جسے ہم افطار کے وقت ثقیل کھانوں اور تیزابیت والی خوراک سے بھر دیتے ہیں۔ نتیجتاً معدے کی جلن، تیزابیت، بدہضمی، زیادہ تیل اور مصالحوں والے کھانوں کی بدولت پیاس کی زیادتی، قبض، وغیرہ کی شکایت عام ہوجاتی ہے۔ جبکہ وہاں کے لوگ کھجور کو تھوڑے سے پانی میں بھگوکر اس کا گودا نکال کر روٹی پر لیپ کر کھاتے ہیں۔ ساتھ ہی تھوڑا سا زیتون کا تیل کھاتے ہیں جو بہترین افطار ہے۔ کھجور سے آپ کو بہترین طاقت ملتی ہے۔ اس کے علاوہ تازہ پھل اور ان کے رس یا دہی اور لسی افطاری کے بہترین کھانے ہیں۔ ہم مدینے میں اپنے کزن کے گھر ٹھہرے۔ ان کے پڑوسی عربی تھے اور انتہائی مہمان نواز بھی، افطار میں ایک بڑا سا تھال آتا جس میں کھجوریں، تازہ سلاد، زیتون اور پنیر ہوتا تھا۔ پھل اور ایک سوپ نما کھانا ہوتا تھا۔ جس میں جو، Mutton اور کچھ نوڈلز ہوتے تھے اور ان کی Baked کی ہوئی روائتی مٹھائیاں ہوتی تھیں۔ یقین کریں رمضان میں ہر گھر کا تیل اور چینی کا خرچ تین گنا نہیں تو ڈھائی گنا ضرور بڑھ جاتا ہوگا۔ کیونکہ پکوڑے، سموسے، دہی بھلے، رول، کچوری، چنا چاٹ، فروٹ چاٹ کے بغیر تو روزہ کھل ہی نہیں سکتا یہ ایک غلط تصور Concept ہے۔ وہ وقت جو رب ذوالجلال سے دعا مانگنے کا ہوتا ہے وہ ہم کھانے کی ترکیبوں اور کھانے بنانے میں صرف کردیتے ہیں۔ کیا کبھی ہم نے روزے کے معاشرتی پہلو پر غور کیا ہے۔ اللہ کو اس کی پروانہیں ہے کہ ہم کچھ کھائیں یا بھوکے رہیں۔ وہ تو ہم میں تقویٰ دیکھنا چاہتا ہے۔ کیا کبھی ہم نے روزے کی بھوک یا کمزوری میں مفلس ونادار لوگوں کی بھوک کو محسوس کیا۔ وہ پیسہ جو ہم اپنے دسترخوان سجانے اور افطار پارٹیوں میں خرچ کرتے ہیں، کبھی ان مفلس ونادار لوگوں کو اس خیال سے دیا کہ ہماری بھی کچھ آخرت سنور جائے؟

سحر و افطار کی صحت بخش غذائیں: افطار میں تین سے چار کھجوریں کھالینے سے خون میں شوگر کی مقدار جلد بہتر ہوجاتی ہے اور Hypoglycemia کی وجہ سے ہونے والے سردرد میں افاقہ ہوتا ہے۔ چنا چاٹ آلو اور رنگ برنگی موسمی سبزیوں کا سلاد، اخروٹ، بادام اور زیتون کے ساتھ بنانا چاہئے۔ مختلف پھلوں کی چاٹ بغیر چینی کے بنائیے۔ رمضان میں Synthetic جوسز، کولڈ ڈرنکس کے بجائے جو اور شکر کا شربت، لسی، آڑو کا شربت، فالسے کا شربت یا تربوز کا جوس استعمال کریں۔ بریانی کے مصالحوں میں Oxidants Anti اور Phenols Poly موجود ہوتے ہیں جو جسم کو کئی بیماریوں کے خلاف مدافعت فراہم کرتے ہیں۔ اپنے کھانوں میں یکسانیت کے بجائے تنوع پیدا کریں۔ تلے ہوئے کھانوں کے بجائے کم چکنائی اور Bake کئے ہوئے کھانے استعمال کریں۔ سحر وافطار میں غذائیت سے بھرپور نارمل کھانا کھائیں۔ بہت زیادہ چکنائی نمک اور چینی سے پرہیز کریں۔ اپنے کھانوں میں پکی ہوئی اور کچی سبزیاں، پھل، دالیں، گوشت، مچھلی اور انڈے شامل کریں۔ رمضان میں سگریٹ نوشی ترک کرنا نہایت آسان ہے۔ تھوڑا نفس کو مار کر مضبوط اعصاب کے ساتھ کوشش کیجئے۔ جب ہم روزے کی حالت میں ہوتے ہیں تو ہمارے جسم میں موجود چربی توانائی میں تبدیل ہوتی رہتی ہے جس کی بدولت جسم میں موجود فالتو چربی کم ہوجاتی ہے اور وزن میں کمی واقع ہوتی ہے۔ ڈاکٹر MahrofRazeen جو آکسفورڈ میں Anesthetist ہیں، کہتے ہیں کہ غذا اور صحت کا تعلق بہت مضبوط ہے۔ گوکہ رمضان وزن کم کرنے والوں کے لئے ایک زبردست Opportunity ہے لیکن اس سے کہیں زیادہ اس کے روحانی فائدے ہیں۔ بیک وقت ہم جسمانی اور روحانی فائدے حاصل کرسکتے ہیں۔ رمضان نفس کے خلاف لڑنے کی اور اللہ کی رضا کے لئے اپنی خواہشوں کے آگے بے بس ہونے کے بجائے اللہ کی رضا کو فوقیت دینے کی ہماری تربیت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان کی رحمتوں، برکتوں سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ زیادہ سے زیادہ عبادات نوافل تلاوت قرآن پاک اور قضا روزوں کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ ہماری روح اور جسم کو بیماری سے پاک کردے۔ پرانے رشتے استوار کیجئے۔ غلطیوں اور کوتاہیوں کی معافی اللہ سے مانگئے اور رب کے بندوں سے بھی کیونکہ اللہ اپنے حقوق معاف فرمادیں گے اپنے بندوں کے نہیں۔

ہفتہ رفتہ   ہفتہ رفتہ   ہفتہ رفتہ   ہفتہ رفتہ   راشد العزیزی ندوی

سرکاری فیکٹریوں سے ہتھیاروں کی اسمگلنگ

اسے چراغ تلے اندھیرا ہی کہیں گے کہ کلکتہ سے محض چند کلومیٹر کے فاصلے پر واقع اچھاپور کی رائفل فیکٹری کے حوالے سے چند سنسنی خیز انکشافات سامنے آئے ہیں، معلوم ہوا ہے کہ فیکٹری سے ہتھیاروں کے پُرزے اسمگل کئے جاتے تھے، بعد میں اُنہیں اسمبل کیا جاتا تھا اور بالآخر اسے مکمل ہتھیار کے طور پر بازار میں فروخت کیا جاتا تھا۔ چرائے گئے ہتھیاروں کے حوالے سے سب سے خطرناک پہلو یہ ہے کہ یہ ملک کے دشمن ماؤوادیوں کے ہاتھوں فروخت کئے جاتے تھے، جن کی مدد سے ماؤوادی ہماری سیکوریٹی فورسز پر حملے کرتے تھے، اسلحہ اسمگلنگ کا یہ گھپلہ گزشتہ دس سال سے چل رہا تھا۔ اس سلسلے میں سات مہینے قبل رائفل فیکٹری سے اسلحوں کے پُرزے اسمگل کرکے باہر لے جانے کے معاملے میں ایک افسر کی گرفتاری عمل میں آئی تھی، اب اس سلسلے کی تازہ کڑی کے طور پر ۶/افراد کو گرفتار کیا گیا ہے جن میں دو فیکٹری کے افسران اور فیکٹری میں کام کرنے والے ٹھیکہ مزدور بھی شامل ہیں، پولس کی چھاپہ ماری میں ان لوگوں کے گھروں سے ایک کاربائین، سات ریوالور اور کئی کارتوس برآمد ہوئے ہیں۔ ان اسلحوں کے پُرزے اچھاپور فیکٹری سے اسمگل کرکے بہار لے جائے گئے تھے، اور جنہیں بعد ازاں اسمبل کیا گیا تھا۔ لطف کی بات یہ ہے کہ یہ اسلحے ہندوستان میں ماؤوادی دہشت گردوں کے ہاتھ فروخت کئے جاتے تھے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ ہتھیار نیپال میں دہشت گردی برپا کرنے والوں کے ہاتھوں بھی فروخت کئے جاتے تھے۔ کلکتہ پولس کی اسپیشل ٹاسک فورس نے گزشتہ اتوار کو شہر کے بابو گھاٹ علاقہ سے چار اشخاص کو گرفتار کیا ہے، جو بڑی چالاکی سے فیکٹری سے ہتھیاروں کے کل پُرزے اڑاتے تھے۔ گرفتارشدگان میں فیکٹری کے دو جونیئر ورکس منیجرز بھی شامل ہیں، ظاہر ہے کہ اندر کے بھیدی کی مدد کے بغیر یہ کام انجام نہیں پاسکتا تھا، بہرحال کلکتہ پولس نے اس پورے ریکٹ کا پردہ فاش کیا ہے اور تہ در تہ حقائق منظر عام پر آرہے ہیں۔ ہتھیاروں کے ڈیلر اجے پنڈت نے اس سلسلے میں پولس کو بتایا ہے کہ ملک کی دوسری آرڈی ننس فیکٹریوں سے بھی انہیں اسلحے ملتے رہے ہیں۔ پنڈت نے یہ بھی بتایا کہ ان میں سے زیادہ تر اسلحے ماؤوادی دہشت گردوں کو فروخت کئے جاتے تھے، نیز نیپال کو بھی ان کی سپلائی کی جاتی تھی۔ جونیئر ورکس منیجروں نے پوچھ گچھ کے دوران بتایا کہ ہتھیاروں کے جو پُرزے ناکارہ قرار دیئے جاتے تھے انہیں وہ الگ کرلیتے تھے اور ٹھیکہ پر کام کرنے والے مزدوروں کے ہاتھوں فیکٹری سے باہر نکلوالیتے تھے۔ اس کے بعد یہ پرزے بہار بھیج دیئے جاتے تھے جہاں ان کی اسمبلنگ ہوتی تھی۔ قابل ذکر امر ہے کہ ستمبر ۲۰۱۷ء میں پہلی مرتبہ فیکٹری کے افسران، ورکز اور اسلحہ ڈیلروں کے درمیان ملی بھگت کا انکشاف ہوا تھا، جب ورکس منیجر شمبھو بھٹا چاریہ کو گرفتار کیا گیا تھا۔ گزشتہ سال اکتوبر میں سنٹرل بیورو آف انوسٹی گیشن (سی بی آئی) نے اس فیکٹری میں کیشئر کے طور پر کام کرنے والے ایک شخص کے خلاف جعلسازی کا مقدمہ درج کیا تھا۔ ۲۰۱۷ء میں فیکٹری کے بعض افسران، ٹھیکہ ملازمین اور اسلحہ ڈیلروں کے درمیان گٹھ جوڑ کے کئی بار ثبوت وواقعات منظر عام پر آچکے تھے، لیکن اس پہلو پر جس سنجیدگی سے توجہ دینے اور باضابطہ کارروائی کرنے کی ضرورت تھی اُن پر بعجلت تمام عمل نہیں کیا گیا۔ فوجی ہتھیار بنانے والی عوامی تحویل کی فیکٹریوں میں سخت نظم ونسق ہوتا ہے اور اس امر کو یقینی بنایا جاتا ہے کہ وہاں سے کوئی بھی پارٹ پرزہ اسمگل ہوکر باہر نہ جائے لیکن اچھاپور رائیفل فیکٹری کے معاملے میں وہی ہوا جس کا ڈر تھا، اس کا سب سے خطرناک پہلو جس کی نشاندہی ہم نے اوپر کی سطور میں کی ہے یہ ہے کہ اسمگل شدہ اسلحے ملک کے دشمن ماؤوادیوں کے ہاتھوں فروخت کئے جاتے تھے جو ہماری سیکوریٹی فورسس سے لوہا لے رہے ہیں۔ مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر اس گھپلے کی ساری جزیات وتفصیلات عوام کے درمیان آنی چاہئیں اور اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ آرڈی ننس فیکٹریوں میں یہ آخری گھپلہ ہوگا۔ (اخبار مشرق ۲۰۱۸/۵/۹ء)

دلتوں کے ساتھ شرمناک سلوک

اترپردیش ایس سی ایس ٹی کمیشن نے گزشتہ ماہ بدایوں ضلع میں ایک دلت کی پٹائی کے بعد مبینہ طور پر اس کی مونچھیں اکھاڑنے اور اس کو پیشاب پلانے کی واردات کا نوٹس لیا ہے اور اس کے حکم پر اس وقت کے تھانہ انسپکٹر کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ ایڈیشنل ایس پی (شہر) جتندر کمار شریواستو نے بتایا کہ گزشتہ ۲۴/اپریل کو حضرت پور علاقے کے ایک گاؤں میں گندم کی فصل کاٹنے سے انکار کرنے پر دبنگوں نے ایک دلت شخص کو مبینہ طور پر مارا پیٹا تھا اور اس کی مونچھیں اکھاڑنے کے ساتھ اس کو جوتے میں پیشاب بھی پلایا تھا۔ غور طلب ہے کہ اعظم پور بسولیا گاؤں کے رہائشی سیتارام والمیکی نے ۲۴/اپریل کو گاؤں کے کچھ دبنگوں پر مار پیٹ کرکے مونچھیں اکھاڑنے اور جوتے میں پیشاب پلانے کا الزام لگایا تھا۔ متاثرہ کے مطابق گندم کی فصل کاٹنے سے انکار کرنے پر وجے سنگھ، وکرم سنگھ، پنکو اور سومپال نے کھیت میں ہی جوتے سے اس کی پٹائی کی اور جبرا گاؤں لے آئے جہاں پیڑ سے باندھ کر اس سے مار پیٹ کی اور جوتے میں پیشاب پلایا۔ اس کے علاوہ اس کے مونچھ بھی اکھاڑ لی۔ اس معاملے میں ۲۹/اپریل کو معاملہ درج کرکے تمام ملزمین کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ اس معاملے میں دفعہ 506,504,332,342,306 اور دلت ایکٹ کے تحت ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔

اعـــلان مفقــود الخبـــری

● مقدمہ نمبر۸۰/۸۵۵/۳۸ھ (متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ سیوان وگوپال گنج) فضیلت بانو بنت زین العابدین مقام ہتھورہ ڈاکخانہ ہتھورہ تھانہ حسین گنج ضلع سیوان۔ مدعیہ۔ بنام۔ سید فیروز عالم ولد محمود عالم مقام خونی پور چوراہا ڈاکخانہ ہویلی تھانہ گورکھپور ضلع گورکھپور یوپی۔ مدعاعلیہ۔ اطلاع بنام مدعاعلیہ۔ مقدمہ ہذا میں مدعیہ ساکنہ مذکورہ نے آپ کے خلاف دارالقضاء سیوان میں دوسال سے غائب ولا پتہ ہونے اور نان ونفقہ ادانہ کرنے کی بنا پر نکاح فسخ کیے جانے کا دعویٰ دائر کیا ہے، لہذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں تاریخ پیشی ۱۳؍شوال ۳۹ھ مطابق ۲۷؍جون ۱۸ء روز بدھ کو خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹؍بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ عدم حاضری وعدم پیروی کی صورت میں مقدمہ فیصل کیا جاسکتا ہے۔ فقط۔ قاضی شریعت۔

● مقدمہ نمبر۶/۷۹۷/۲۳۱/۳۹ھ شوکت پروین بنت محمد منہاج الدین مقام عالم گنج بال کشن گنج گھیرا، ڈاکخانہ گلزار باغ ضلع پٹنہ۔ مدعیہ۔ بنام۔ محمد عابد علی ولد رحمت علی مقام خطہ چک پی جی روڈ، ڈاکخانہ وضلع جہان آباد۔ مدعاعلیہ۔ مقدمہ ہذا میں مدعیہ نے آپ کے خلاف عدالت دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں عرصہ پانچ سال سے غائب ولا پتہ ہونے اور نان ونفقہ ادانہ کرنے کی بنا پر نکاح فسخ کیے جانے کا مقدمہ دائر کیا ہے، اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آئندہ تاریخ پیشی ۱۲؍شوال ۳۹ھ مطابق ۲۶؍جون ۱۸ء روز منگل کو آپ خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹؍بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ عدم حاضری وعدم پیروی کی صورت میں مقدمہ فیصل کیا جاسکتا ہے۔ فقط۔ قاضی شریعت۔

● مقدمہ نمبر۲۰/۱۹۰/۳۹ھ (متدائرہ دارالقضاء جامع العلوم مظفرپور) وسیمہ خاتون بنت محمد عین الحق مقام رام پرو گن ڈاکخانہ برہمپور ضلع مظفرپور۔ مدعیہ۔ بنام۔ محمد نھا ولد محمد علی عرف لال بابو مقام سید پور زاہد ڈاکخانہ روپولی ضلع سمستی پور۔ مدعاعلیہ۔ اطلاع بنام مدعاعلیہ۔ مقدمہ ہذا میں آپ کے خلاف دارالقضاء جامع العلوم مظفرپور میں عرصہ دوسال سے غائب ولا پتہ ہونے اور نان ونفقہ ودیگر جملہ حقوق ادانہ کرنے کی بنیاد پر فسخ نکاح کا دعویٰ دائر کیا ہے، لہذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں، آئندہ تاریخ پیشی ۱۴؍شوال المکرّم ۳۹ھ مطابق ۲۸؍جون ۱۸ء روز جمعرات کو آپ خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹؍بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر حاضر نہ ہونے کی صورت میں مقدمہ فیصل کیا جاسکتا ہے۔ فقط۔ قاضی شریعت۔

● مقدمہ نمبر۷۷/۳/۱۰۱/۲۳۱/۳۸ھ شبانہ خاتون بنت محمد اختر علی مقام مخدوم پور ڈیہہ ڈاکخانہ مخدوم پور، ضلع جہان آباد۔ مدعیہ۔ بنام۔ محمد جاوید عالم ولد قدوس انصاری مقام ۱۰۱؍سندر پور ڈاکخانہ بکرم ضلع پٹنہ۔ مدعاعلیہ۔ مقدمہ ہذا میں مدعیہ نے آپ کے خلاف عرصہ ۴؍سال سے غائب ولا پتہ ہونے اور نان ونفقہ ادانہ کرنے کی بناء پر مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں فسخ نکاح کا مقدمہ دائر کیا ہے، اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آئندہ تاریخ پیشی ۱۱؍شوال ۳۹ھ مطابق ۲۵؍جون ۱۸ء روز سوموار کو خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹؍بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ عدم حاضری کی صورت میں مقدمہ فیصل کردیا جائے گا۔ فقط۔ قاضی شریعت۔

● مقدمہ نمبر۶۴/۱۰۹۸۶/۳۹ھ (متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ سوپول) زبیدہ خاتون بنت محمد علاء الدین مقام نیوری تھانہ بیرول ضلع دربھنگہ۔ مدعیہ۔ بنام۔ محمد نظام الدین ولد محمد اشرف مقام لوہار تھانہ مہشی ضلع سہرسہ۔ مدعاعلیہ۔ اطلاع بنام مدعاعلیہ۔ مقدمہ ہذا میں مدعیہ نے آپ کے خلاف عدالت دارالقضاء امارت شرعیہ سوپول دربھنگہ میں فسخ نکاح کا استغاثہ پیش کیا ہے کہ چھ سال قبل مدعیہ کا نکاح آپ سے ہوا، آج تک آپ نے نہ رخصتی کرائی اور نہ ہی نان ونفقہ ادا کیا صرف نکاح ہوا، آج تک مدعیہ کی آپ سے لقاء وخلوت نہیں ہوئی۔ مدعیہ کو بول میں اپنی خالہ کے پاس رہ رہی تھی، غربت ومفلسی کی وجہ سے خالہ نے آپ سے نکاح کردیا، نکاح کے بعد آپ غائب ہوگئے اور مدعیہ جملہ حقوق وواجبات سے محروم ہوکر فاقہ مستی کی زندگی گذار رہی ہے۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں آپ خود مع دو گواہ ۱۲؍شوال ۳۹ھ مطابق ۲۶؍جون ۱۸ء روز منگل دس بجے دارالقضاء سوپول ضلع دربھنگہ حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ مذکورہ تاریخ پر حاضر نہ ہونے کی صورت میں مقدمہ فیصل کیا جاسکتا ہے۔ فقط قاضی شریعت

● مقدمہ نمبر۷/۳۲۸/۱۷/۳۹ھ (متدائرہ دارالقضاء بیگوسرائے) شمع پروین بنت محمد شکیل خان مقام دیونا ڈاکخانہ تلرتھ تھانہ برونی ضلع بیگوسرائے۔ مدعیہ۔ بنام۔ محمد نفیس خان ولد محمد ظہیر خان مرحوم مقام سیروپٹی ڈاکخانہ الماس نگر تھانہ خان پور سمستی پور۔ مدعاعلیہ۔ اطلاع بنام مدعاعلیہ۔ مقدمہ ہذا میں مدعیہ نے آپ کے خلاف دارالقضاء امارت شرعیہ بیگوسرائے میں عرصہ ڈیڑھ سال سے غائب ولا پتہ ہونے اور نان ونفقہ ادانہ کرنے کی بنا پر فسخ نکاح کا مقدمہ دائر کیا ہے، اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں آئندہ تاریخ پیشی ۱۲؍شوال ۳۹ھ مطابق ۲۶؍جون ۱۸ء روز منگل کو خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹؍بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ عدم حاضری کی صورت میں مقدمہ فیصل کیا جاسکتا ہے۔ فقط۔ قاضی شریعت۔

● مقدمہ نمبر۶۶/۱۳۳۹/۳۸ھ (متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ بتیا مغربی چمپارن) روبی خاتون بنت پھولمان انصاری مقام بھوواڈاکخانہ برندابن ضلع مغربی چمپارن۔ مدعیہ۔ بنام مناف انصاری ولد علی حسن انصاری مقام سمرابرت ڈاکخانہ مٹھیا برت ضلع مغربی چمپارن۔ مدعاعلیہ۔ اطلاع بنام مدعاعلیہ۔ مقدمہ ہذا میں مدعیہ نے آپ کے خلاف عدالت دارالقضاء بتیا مغربی چمپارن میں عرصہ ایک سال سے غائب ولا پتہ ہونے نان ونفقہ ودیگر حقوق زوجیت ادانہ کرنے کی بنیاد پر فسخ نکاح کا مقدمہ دائر کیا ہے، لہذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں آئندہ تاریخ پیشی ۱۳؍شوال ۳۹ھ مطابق ۲۷؍جون ۱۸ء روز بدھ کو آپ خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹؍بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ عدم حاضری وعدم پیروی کی صورت میں مقدمہ فیصل کیا جاسکتا ہے۔ فقط۔ قاضی شریعت۔

المعهد العالی للتدریب فی القضاء والافتاء

امارت شرعیہ بہار، اڑیسہ وجھارکھنڈ قاضی نگر، پھلواری شریف، پٹنہ (بہار)

اعلان داخلہ برائے تربیت قضاء و افتاء

امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کی زیر نگرانی ’’المعہد العالی للتدریب فی القضاء والافتاء‘‘ کے نام سے ایک ادارہ گزشتہ اٹھارہ سالوں سے قائم ہے، جس میں تربیت قضاء وافتاء میں ایسے باصلاحیت فضلاء کو تربیت دی جاتی ہے جن کو فقہ اسلامی سے مناسبت ہو، تاکہ وہ کتاب وسنت، فقہ اور مصادر فقہ پر گہری نظر کے ساتھ احوال وعرف زمانہ سے آشنا ہوکر عصر حاضر کے درپیش چیلنجز کا سامنا کرنے کے اہل ہوسکیں اور ان کے اندر ملک میں قانون شریعت کے تحفظ اور عائلی نزاعات کے حل کے لئے قائم ہونے والے دارالقضاء ودارالافتاء کی ذمہ داریاں نبھانے کی صلاحیت پیدا ہوسکے۔ اس معہد کا نصاب دوسالہ ہے، جس میں فقہ القرآن، فقہ الحدیث، مقاصد شرع، فقہ، اصول فقہ، قواعد فقہ، اصول افتاء اور فرائض کے علاوہ مسلم پرسنل لاء کے ابواب پر خصوصی نظر اور قضاء وافتاء کی خصوصی تربیت وعملی مشق کرائی جاتی ہے۔ بقدر ضرورت انگریزی، ہندی اور کمپیوٹر کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ طلبہ کے قیام وطعام کا نظم معہد کی طرف سے ہے۔ اس کے علاوہ سال اول کے طلبہ کو -/600 روپئے اور سال دوم کے طلبہ کو -/800 روپئے ماہانہ بطور وظیفہ دیئے جاتے ہیں۔ سال اول میں داخلہ کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ داخلہ کے لئے مستند ادارے اور مدارس سے فارغ شدہ ایسے طلبہ درخواست دے سکتے ہیں جنہوں نے ممتاز نمبرات سے کامیابی حاصل کی ہو اور جنہیں معہد کے مقاصد سے دلچسپی ہو۔ مورخہ ۱۲/۱۳/شوال ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۷، ۲۸/ جون ۲۰۱۸ء روز بدھ، جمعرات تربیت قضاء وافتاء میں داخلہ کے لئے تقریری امتحان ہوگا اور ۱۵؍شوال ۱۴۳۹ھ مطابق ۳۰؍جون ۲۰۱۸ء روز سنیچر تحریری امتحان ہوگا۔ درخواست کے ساتھ عالمیت یا فضیلت کے نتائج امتحان کی مصدقہ کاپی ارسال کریں۔ اگر کسی وجہ سے آخری امتحان کے نتائج درخواست کے ساتھ نہ بھیج سکیں تو امتحان داخلہ کے وقت ساتھ لائیں۔ داخلہ کے خواہش مند طلبہ مورخہ ۱۲؍شوال ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۷؍جون ۲۰۱۸ء روز بدھ کی صبح تک المعہد پہنچ جائیں تاکہ داخلہ امتحان میں شریک ہوسکیں۔ درخواست بنام سکریٹری المعہد العالی امارت شرعیہ قاضی نگر، پھلواری شریف پٹنہ ۸۰۱۵۰۵ (بہار) ارسال کریں۔ درخواست میں اپنا نام مع ولدیت، سکونت، رابطہ کا پتہ، کہاں تعلیم حاصل کی ہے، ضرور لکھیں۔ ضروری ہے کہ اپنی سیرت وکردار کا تصدیق نامہ بھی منسلک کریں۔ داخلہ کے وقت سابق ادارہ کی سند یا تصدیق نامہ اور جائے سکونت کا رہائشی سرکاری سرٹیفکیٹ (دونوں کی اصل کاپی) داخل کرنا ضروری ہوگا۔

(عبدالباسط ندوی) سکریٹری المعہد العالی

AL-MAHAD-UL AALI *IMARAT SHARIAH*

Quazi Nagar, Phulwari Sharif, Patna (Bihar)801505

Email: almahadulaali@rediffmail.com/hotmail.com Phone:0091-0612-2555661

المعهد العالی للتدریب فی القضاء والافتاء

امارت شرعیہ بہار، اڑیسہ وجھارکھنڈ قاضی نگر، پھلواری شریف، پٹنہ (بہار)

اعلان داخلہ برائے معهد الدعوة

شوال ۱۴۳۷ھ سے اس ادارہ میں معہد الدعوۃ کے نام سے ایک نیا شعبہ داعیوں کی تربیت کے لیے قائم کیا گیا ہے، اس کا نصاب ایک سالہ ہے، اور اس میں ایسے فضلاء سے درخواست مطلوب ہے، جن کے اندر داعیانہ فکر وجذبہ موجود ہو اور جو زمانہ کی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے اندر ایسی صلاحیت اور صالحیت پیدا کرسکیں، جس کے ذریعہ دعوت کے کام کو مؤثر انداز میں انجام دیا جاسکے، اس کے نصاب میں انگریزی وہندی کے ساتھ سنسکرت بھی شامل ہے، جبکہ عالمی، ہندوستانی اور دنیا کے دیگر مذاہب باطلہ سے واقفیت کرانے کے علاوہ کتاب وسنت کی روشنی میں دعوت کے اصول وطریقہ کار، جیسے اہم موضوعات شامل ہیں۔ قیام وطعام کے علاوہ ماہانہ -/600 روپے وظیفہ دیا جاتا ہے۔ اس درجہ میں داخلہ کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ داخلہ کے لئے مستند ادارے اور مدارس سے فارغ شدہ ایسے طلبہ درخواست دے سکتے ہیں جنہوں نے ممتاز نمبرات سے کامیابی حاصل کی ہو اور جنہیں دعوت کے مقاصد اور دعوتی کام سے دلچسپی ہو۔ معہد الدعوہ میں داخلہ کے لیے مورخہ ۱۶/ شوال ۱۴۳۹ھ مطابق یکم جولائی ۲۰۱۸ء روز اتوار کو امتحان ہوگا۔ درخواست کے ساتھ عالمیت یا فضیلت کے نتائج امتحان کی مصدقہ کاپی ارسال کریں۔ اگر کسی وجہ سے آخری امتحان کے نتائج درخواست کے ساتھ نہ بھیج سکیں تو امتحان داخلہ کے وقت ساتھ لائیں۔ داخلہ کے خواہش مند طلبہ مورخہ ۱۶؍شوال ۱۴۳۹ھ مطابق یکم جولائی ۲۰۱۸ء روز اتوار کی صبح تک المعہد پہنچ جائیں تاکہ داخلہ امتحان میں شریک ہوسکیں۔ درخواست بنام سکریٹری المعہد العالی امارت شرعیہ قاضی نگر، پھلواری شریف پٹنہ ۸۰۱۵۰۵ (بہار) ارسال کریں۔ درخواست میں اپنا نام مع ولدیت، سکونت، رابطہ کا پتہ، کہاں تعلیم حاصل کی ہے، ضرور لکھیں۔ ضروری ہے کہ اپنی سیرت وکردار کا تصدیق نامہ بھی منسلک کریں۔ داخلہ کے وقت سابق ادارہ کی سند یا تصدیق نامہ اور جائے سکونت کا رہائشی سرکاری سرٹیفکیٹ (دونوں کی اصل کاپی) داخل کرنا ضروری ہوگا۔

(عبدالباسط ندوی) سکریٹری المعہد العالی

AL-MAHAD-UL AALI *IMARAT SHARIAH*

Quazi Nagar, Phulwari Sharif, Patna (Bihar)801505

Email: almahadulaali@rediffmail.com/hotmail.com Phone:0091-0612-2555661

مولانا مفتی محمد سہراب ندوی

حضرات مبلغین وکارکنان امارت شرعیہ کے مالیاتی دورے کا پروگرام

❁ جناب مولانا محمد عتیق اللہ رحمانی قاضی شریعت اررریہ: شہراررریہ، گیاری، زیرومائل ومضافات

❁ جناب مولانا مفتی اسعد عثمانی، قاضی شریعت جوگبنی فاربس گنج، رامپور، بتھناہا، جوگبنی مختلف محلّہ جات، رانی بستی، مٹی اروہ، براٹ نگر، دوہبی، دھران، ضلع مورنگ، سپتری وسنسری، نیپال وغیرہ۔

❁ جناب مولانا ارشد قاسمی، قاضی شریعت پورنیہ ❁ جناب مولانا افتخار قاسمی صاحب کارکن امارت شرعیہ:
شہر پورنیہ، گلاب باغ وغیرہ

❁ جناب مولانا منظر احسن صاحب مبلغ امارت شرعیہ:
رجوکھر، جوکی ہاٹ، کلیان گنج، بہادر گنج، ٹھاکر گنج، دیگھل بینک، کوچادھامن، ، امور، روٹا، جلال گڑھ، قصبہ، وغیرہ۔

❁ جناب مولانا عبد الحق صاحب، کارکن دار القضاء کٹیہار شہر کٹیہار ومضافات

❁ جناب مولانا اختر حسین شمسی صاحب مبلغ امارت شرعیہ:
کشن گنج، بہادر گنج، بارسوئی، دلکولہ، ضمیرہ اسٹیٹ ضلع کٹیہار، سلی گوڑی، اتر دنیا جپور وغیرہ

❁ جناب مولانا ارشد قاسمی صاحب، قاضی شریعت کشن گنج شہر کشن گنج ومضافات

❁ مولانا انیس الرحمٰن صاحب مبلغ امارت شرعیہ: بلوابازار، راگھوپور، سرجاپور، چھاتاپور، پپرابازار، بھوکراہی، قدم پورہ، بھپٹاہی، سرائے گڑھ، دین بندھی، جدیابازار، سمراہی بازار، بیرپور، وتربینی گنج وغیرہ

❁ جناب مولانا شمیم اکرم رحمانی معاون قاضی امارت شرعیہ:
بیجناتھ پور، مجھول، لچھمنیا، نوہٹہ، بیرو، ثوربازار، سمری بختیار پور، سونبرساراج، ومضافات

❁ جناب مولانا مفتی زاہد حسین قاسمی صاحب
مدھے پورہ، سنگھیشوراستھان، اوداکشن گنج، مڑلی گنج، عالم نگر، چوسا، بھرکھی، بہاری گنج، ومضافات

❁ جناب مولانا افتخار احمد نظامی صاحب معاون ناظم امارت شرعیہ: شہر دربھنگہ ومدھوبنی

❁ جناب مولانا ارشد علی رحمانی قاضی شریعت دربھنگہ:
شکری، جے نگر، جھنجھارپور، نرملی، جالے، بھرواره، شکرپور، سنگھواره وغیره، ضلع دربھنگہ ومدھوبنی

❁ جناب مولانا نور عالم رحمانی صاحب مبلغ امارت شرعیہ: ضلع مظفر پور وبیگوسرائے۔

❁ جناب مولانا محی الدین رحمانی صاحب مبلغ امارت شرعیہ:
دلسنگھ سرائے، چک بہاء الدین، محی الدین نگر، ودیاپتی، تاجپور، شاہ پور بگھونی، سرائے رنجن، کلیان پور، وارث نگر، حسن پور، شہر سمستی پور ومضافات وغیرہ

❁ جناب مولانا مجیب الرحمٰن قاسمی بھاگلپوری معاون قاضی امارت شرعیہ:
چمپانگر، ناتھ نگر، سنہولہ، ھنوارہ، کہل گاؤں، نوگچھیا، (بھاگل پور)، بانکا کمہار، داؤدبیگہہ (پٹنہ)

❁ جناب مولانا شعیب عالم قاسمی صاحب مبلغ امارت شرعیہ:
سوپول بیرول ضلع دربھنگہ، مونگیر، تاراپور، حویلی کھڑکپور، غازی پور، بھاگلپور، وغیرہ۔

❁ جناب مولانا مزمل حسین قاسمی:
گوگری، جمال پور، کڑوا موڑ، مہتاب نگر، پپر الطیف، جلکوڑہ، الولی، سہسی، جوگیا، بیلدور، شہر کھگڑیا ومضافات وغیرہ۔

❁ جناب مولانا افتخار احمد قاسمی صاحب، قاضی شریعت آڑھا آڑھا، جمہریا، ومضافات، ضلع جموئی

❁ جناب مولانا محفوظ اختر صاحب معاون دار القضاء بیگوسرائے شہر بیگوسرائے ومضافات

❁ جناب مولانا محمد ارشد رحمانی صاحب کارکن امارت شرعیہ:
شہر آرہ، رانی ساگر، کوئیلور ضلع بھوجپور، معین پورہ، دیگھا، شاشتری نگر ومضافات۔

❁ جناب مولانا شمیم اختر مظاہری صاحب معلم دھنباد
گیا، شیرگھاٹی، ٹکاری، ڈہری اون سون، کواتھ، رسول پور، بھٹواں، وغیرہ

❁ مولانا محمد رفعت عثمانی صاحب، امارت شرعیہ
نوادہ، رفیع گنج، ہنٹر گنج، جوڑی، سرواں بازار، داؤدنگر، اورنگ آباد، سہسرام، ناصری گنج، بھبھوا، موہنیا چناری وغیرہ۔

❁ جناب مولانا عبد الباری قاسمی صاحب کارکن دار القضاء سیوان: شہر سیوان، ہری ہانس ومضافات۔

❁ جناب مولانا محمد ظہیر الحسن شمسی صاحب مبلغ امارت شرعیہ: حاجی پور، چھپرہ، تھاوے، فتحہ، گوپال گنج، بلتھر اروڈ، بیلا، مٹھیا، خدائی باغ، اولہن پور قصبہ لار، محمد پور پچروکھی، بھتوابازار، قاضی پور وغیرہ۔

❁ جناب مولانا سراج الدین صاحب مبلغ امارت شرعیہ:
بیرگنج، بیرگنیا، چھوراد انو، گھوڑاصحن، چیڑیا، مادھوپور، رکسول، مشرقی چمپارن وغیرہ

❁ جناب مولانا عبد الحق قاسمی قاضی شریعت بسوریا: بسوریا، بگہا، سکٹا، رام نگر، نرکٹیا گنج، ساٹھی، بالمیکی، بسوریا، دیوراج۔

❁ جناب مولانا محمد اشتیاق قاسمی معاون دار القضاء ڈھاکہ: شہر ڈھاکہ، موتی پور، مہسی، چکیا، موتیہاری
❁ جناب مولانا قاضی اطہر صاحب قاضی شریعت ڈھاکہ: موتیہاری ومضافات وغیرہ۔

❁ جناب مولانا علاء الدین صاحب عامل امارت شرعیہ:
سوگولی، مجھولیا، بتیا، چنپٹیا، ٹینا ٹانر، مرجدوابازار، بیسکھو اوغیرہ۔

❁ جناب مولانا رضی احمد ندوی صاحب قاضی شریعت امارت شرعیہ مونگیر:
ضلع نالندہ، نورسرائے، بہار شریف، شیخانہ کلاں، عماد پور، کاغذی محلّہ، خانقاہ، سوہ سرائے سلیم پور، خاص گنج، چھجو محلّہ، سبیت، سیلاؤ، کھیراچمن، امیر گنج، مولاناڈیہہ، بین موہنی، رمضان پور، اوگانواں، چرنواواں، کوننده وغیره

❁ جناب قاری مجیب الرحمٰن استاذ تحفیظ القرآن امارت شرعیہ:
جہان آباد، سیتامڑھی، شیوہر اور مضافات، کھیتان مارکیٹ، باؤلی محلّہ۔

❁ جناب مولانا محمد ابوالکلام شمسی انچارج دفتر نظامت امارت شرعیہ:
عدالت گنج، فریزر روڈ، پٹنہ جنکشن، چریا ٹانڑ، اگزبیشن روڈ، جمال روڈ، بینک روڈ، جے سی روڈ وغیرہ

❁ جناب سمیع الحق صاحب نائب انچارج بیت المال امارت شرعیہ:
پاٹلی پترا کالونی، بورنگ روڈ، کرشناپوری، بیلی روڈ، راجیونگر ومضافات

❁ جناب مولانا مطیع الرحمٰن شمسی کارکن دار القضاء امارت شرعیہ: کربگہیا، کنکر باغ، راجندر نگر، شریف کالونی، پتھر کی مسجد، عظیم آباد کالونی، گولک پور، شاہ گنج، سلطان گنج، تریپولیا، عالم گنج، نیوعظیم آباد کالونی وغیرہ

❁ جناب مولانا رضوان احمد ندوی نائب مدیر ہفتہ وار نقیب امارت شرعیہ:
سبزی باغ، رمنہ روڈ، پٹنہ مارکیٹ، ہتھوا مارکیٹ، کھیتان مارکیٹ، مراد پور، فقیرواره، لنگرٹولی، خزانچی روڈ وغیرہ

❁ جناب مولوی محمد مظہر حسین کارکن امارت شرعیہ: ہارون نگر کالونی ۱، ۲، ۳، خلیل پورہ، قاضی نگر کالونی وغیرہ

❁ جناب مولانا امتیاز احمد قاسمی معاون قاضی امارت شرعیہ:
پچھّم دروازہ، مال سلامی، ملت کالونی پھلواری شریف، سرانڈی، قاضی نگر، آر کے نگر۔

❁ جناب مولانا محمد مجیب الرحمٰن قاسمی معاون قاضی امارت شرعیہ: چتکوہرہ، آفیسرز فلیٹ، ایم ایل اے فلیٹ، گردنی باغ، میٹھاپور، علی نگر کالونی، نیوملت کالونی، آر کے نگر، سجاد نگر، پولیس کالونی، انیس آباد، ہائی کورٹ مسجد

❁ جناب مولانا سید محمد عادل فریدی کارکن دفتر نظامت امارت شرعیہ:
نیاٹولہ نئی آبادی، غیاث نگر، گون پورہ، ایمس، عیسیٰ نگر، بھسولہ داناپور، جانی پور، پن پن وغیرہ

❁ جناب سید محمد خبیب قادری کارکن بیت المال امارت شرعیہ: خانقاہ محلّہ، عیسیٰ پور، نئی آبادی وغیرہ

❁ جناب مولانا نسیم احمد قاسمی معلم قاضی میموریل اسکول:
نہسہ، شیدا نگر کھگول، البا کالونی، فیڈرل کالونی، ملت کالونی سکٹرا، ایف سی آئی روڈ، شہباز پورہ، مہتوانہ پھلواری شریف وغیرہ

❁ جناب مولانا جمال، قاضی نور الحسن میموریل اسکول: پٹنہ سیٹی

❁ جناب مولانا بدر انیس قاسمی کارکن دار القضاء امارت شرعیہ:
پالی، بکرم، نوبت پور، دلہن بازار، سنگھڑہ، پپلاواں، آدم پور، داناپور شہر، کرجی، دجرا، بانس گھاٹ۔

❁ جناب مفتی احتکام الحق قاسمی صاحب نائب مفتی امارت شرعیہ:
نیوعظیم آباد کالونی، پٹنہ سٹی، تاج نگر، پھلواری شریف نئی آبادی وغیرہ۔

❁ جناب مولانا حسین احمد قاسمی صاحب، کارکن دار القضاء امارت شرعیہ
چھوٹی کھگول، بڑی کھگول، نئی آبادی، نیورہ، شرف الدین پور، منیر، بہٹہ، مسوڑھی، ندول

❁ جناب قمر الدین صاحب کارکن دار القضاء:
سمن پورہ، خواجہ پورہ، ، اندراپوری، مجسٹریٹ کالونی، ایل جی کالونی، وغیرہ

❁ جناب مولانا محمد رضاء اللہ قاسمی کارکن ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ امارت شرعیہ:
سبل پور، جمال الدین چک، فتوحہ وغیرہ۔

☆ جناب مولانا محمد فخر الدین قاسمی صاحب قاضی شریعت دار القضاء پرولیا: ضلع پرولیا مغربی بنگال

☆ جناب مولانا ظل الرحمٰن قاسمی صاحب دار القضاء امارت شرعیہ: بھیونڈی، ممبئی

☆ جناب مولانا وصی احمد قاسمی قاضی شریعت ٹیڑھاگاچھ، کشن گنج: حلقہ ٹیڑھاگاچھ وملحقہ مواضعات

☆ جناب مولانا عبد الواحد قاسمی قاضی شریعت دین بندھی:
بلوابازار، بیرپور بازار، دین بندھی، سمراہی، راگھوپور وملحقہ مواضعات

☆ جناب مولانا شمس الحق قاسمی قاضی شریعت گریڈیہہ: شہر گریڈیہہ، بھنڈاری ڈیہہ وملحقہ مواضعات

☆ جناب مولانا اصغر صاحب قاضی شریعت جہان آباد: کاکو، بی بی پور، سلیم پور، لانجو وملحقہ مواضعات

☆ مولانا ضیاء الاسلام قاسمی شعبۂ دعوت امارت شرعیہ:
مرشدآباد، مرارے بنگال وملحقہ مواضعات، مہیش پور جھارکھنڈ

☆ مولوی ابوذر مفتاحی مبلغ امارت شرعیہ
نرپت گنج، گھڑیا، گوکھلاپور، فتح پور، رواہی، مجھوا، ہریپور، رانی گنج، ڈومریا ضلع اررریہ

Volume:56/66,Issue:20 Printed & Published by Sohail Ahmad Nadwi, Printed at Azimabad Printers, R.C.F./105, Ground Floor, B.H. Colony, Bhootnath Road, Kankarbagh, Patna-800026 and Published from Naqueeb Office Imarat Shariah, Phulwari Sharif, Patna-801505

LEADING URDU JOURNAL OF IMARAT-E-SHARIAH
BIHAR ORISSA JHARKHAND
THE NAQUEEB WEEKLY
PHULWARI SHARIF,PATNA 801505
SSPOS PATNA Regd.No.PT 14-6-18-20
R.N.I.N.Delhi,Regd No-4136/61

مرے ساتھ ساتھ چلے وہی جو کہ خار راہ کو چوم لے
جسے کلفتوں سے گریز ہو وہ مرا شریک سفر نہ ہو
(نامعلوم)

تعلیم اور مسلمانوں کے مسائل

ممتاز میر

۸/اپریل کے سہ روزہ دعوت دہلی کے صفحہ نمبر ۵/ پر حافظ محمد ہاشم قادری صدیقی صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے ''مسلمانوں کے مسائل کا حل تعلیم میں مضمر''اس مضمون کے مندرجات کے ایک بڑے حصے سے اتفاق رکھنے کے باوجود ہم عنوان سے اتفاق نہیں رکھتے۔ کیوں نہیں رکھتے اس کا تجزیہ خود ہمارے لئے بڑا مشکل ہے۔ہم یہ سمجھتے ہیں کہ بلا شک وشبہ قرآن وحدیث کی تعلیم ہمارے تمام مسائل کا حل ہے مگر صاحب مضمون نے مروجہ تعلیم کو بھی اس میں شامل کرلیا ہے۔ہم یہاں کچھ مثالیں پیش کرتے ہیں اور یہ امید کرتے ہیں کہ کوئی عالم دین یا عالم دنیا (ہم فی الوقت علم کی یہ دوئی قائم کرنے پر مجبور ہیں) ہمارے اشکالات کا جواب دے گا۔

(۱) جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر غار حرا میں پہلی وحی کا نزول ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غار حرا سے واپس آکر تعلیمی ادارے قائم کرنے کی کوئی کوشش کیوں نہیں کی؟ جب کہ ہمارے علماء کرام برسوں سے کہتے آرہے ہیں کہ ہمارے تو دین کی ابتدا ہی تعلیم سے ہوئی ہے۔ بلا شبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۳/سالہ مکی زندگی میں تعلیم ہی دیتے رہے مگر اس وقت کی سائنس اور ٹیکنالوجی کی نہیں بلکہ آپ نے اللہ کی ذات وصفات کی تعلیم دی۔ رسالت کے لوازمات کی تعلیم دی۔ آخرت پر یقین کی تعلیم دی جنت ودوزخ کے مناظر دکھائے اور اس پر ایمان کی تعلیم دی۔ (اس وقت کی بات جانے دیجئے آج ساڑھے ۱۴۰۰ سو سال بعد ایمان والوں کا بھی اس پر ایمان نہیں ہے۔) یہ بات مروجہ نصاب سے اتنی ہٹ کر تھی کہ چند انتہائی قریبی نفوس کو چھوڑ کر آپ کے صادق وامین ہونے کے باوجود کسی نے اس پر کان نہ دھرا، یہ بات واضح رہے کہ دہائیاں گزر گئیں ہمارے علماء کرام سے یہ سنتے سنتے کہ ہم فی الوقت مکی زندگی جی رہے ہیں۔ پھر غزوۂ بدر کا واقعہ پیش آتا ہے، اس میں وقت کا جدید ترین لشکر مخالف ہوتا ہے، دوسری طرف وقت کے انتہائی پسماندہ لوگ؛ یہ پسماندہ لوگ فتحیاب ہوتے ہیں اور اسلامی زندگی میں پہلی بار تعلیم کا ذکر آتا ہے۔سوال یہ ہے کہ ہر اعتبار سے پسماندہ لشکر کس طرح غالب آتا ہے؟ ہمارے نزدیک لفظ''بنیان مرصوص'' میں اس کا راز پوشیدہ ہے۔

(۲) ہلاکو خان خلافت بغداد پر حملہ آور ہوتا ہے۔اور بغداد میں قتل عام کرتا ہے، یہاں تک کہ خلیفہ کو گھوڑوں سے کچلوا دیتا ہے، بغداد اس وقت دنیا کا جدید ترین اور دنیا کا سب سے زیادہ تعلیم یافتہ شہر تھا، ساری سائنس اور ٹیکنالوجی کا ابلاغ دنیا بھر میں یہیں سے ہوتا تھا۔ پھر اپنے وقت کا ''امریکہ'' اپنے وقت کے ''افغانستان'' سے مغلوب کیوں ہوگیا؟ ہمارے نزدیک وجہ ہے قوم کا بنیان مرصوص نہ ہونا۔

(۳) ۱۴۲۹ء میں اسپین میں شاہ فرڈینڈ نے شاہ عبداللہ کو یا کہیے کہ مسلمانوں کو اسپین سے نکال دیا تھا، اسپین کے اس وقت کے مسلمان دنیا کی سب سے زیادہ ترقی یافتہ قوم تھے۔ان کی یونیورسٹیوں میں دنیا بھر کے مسلمان علم حاصل کرنے کے لئے آتے تھے۔ دنیا بھر کی قومیں ان کی کتابوں کے ترجمے کروا کر علم حاصل کرتی تھی، اس کے باوجود مسلمانوں کو اپنی تاریخ کی بدترین پسپائی وہاں نصیب ہوئی؛ کیوں؟

(۴) جس وقت انگریز ہندوستان وارد ہوئے، کیا اس وقت ہندوستانی تعلیم یافتہ نہ تھے؟ اس وقت وطن عزیز کو کیا سونے کی چڑیا یونہی کہا جاتا تھا؟ کیا یہ ان پڑھ لوگوں کے لئے ممکن ہے؟ تاج محل جیسا دنیا کا عجوبہ، لال قلعہ جیسا شاہ کار، جھولتے مینار جیسی لا ینحل ٹیکنالوجی، دنیا کو فراہم کرنے والی قوم جاہل ہوسکتی ہے؟ پھر بھی ہندوستان جیسے عظیم ملک پر انگریز دھیرے دھیرے غالب آتے گئے، جبکہ بڑے فخر سے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ دنیا کا سب سے پہلا میزائیل ٹیپو سلطان نے بنایا تھا؛ پھر انگریز غالب کیسے آگئے؟

اب جدید دور کو لیجئے؛ دنیا کی جاہل ترین قوم افغانیوں نے دنیا کی دونوں سپر پاوروں کو کیسے ٹھکانے لگا دیا؟ تاریخ سے اور بھی درجنوں مثالیں کشید کی جا سکتی ہیں، پھر قوموں کے غلبے کا یہ اصول صرف مسلمانوں کے لئے ہی نہیں ہے، بلکہ یہ دنیا کی دیگر قوموں پر بھی منطبق ہوتا ہے۔سب سے موٹی مثال فارس وروما یا قیصر وکسریٰ جو کہ اس وقت کے سپر پاور تھے ان کی مسلمانوں کے ہاتھوں تباہی ہے۔

اب آیئے اس تصور کو لیتے ہیں کہ تعلیم کا کوئی تعلق مال ودولت سے ہے، بچپن سے ہم دیکھتے آرہے ہیں کہ شہروں، گاؤں، قصبوں میں دھنوان عموماً جاہل مطلق ہوا کرتے ہیں۔''انگوٹھے بہادر'' بڑے بڑے سیٹھ کہلاتے رہے ہیں، اور آج بھی دنیا کا سب سے زیادہ مالدار آدمی اور مائکروسوفٹ کا بانی چند کلاسیں پڑھا ہوا ہے، ہندوستان میں سب سے زیادہ مالدار امبانی برادران ہیں، جنھیں یہ دولت اپنے والد سے وراثت میں ملی ہے، دھیرو بھائی امبانی صرف میٹرک پاس ایک پٹرول پمپ پر پٹرول بھرنے کا کام کرتا تھا، اور ہم تو اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ رزق کی ذمے داری خدائے بزرگ وبرتر نے لے رکھی ہے، اور پورے قرآن میں اس نے یہ کہیں نہیں کہا ہے کہ میں تعلیم یافتہ کو رزق دونگا جاہل کو نہ دونگا، یہ تک نہیں کہا کہ میں انسان کو دونگا جانور کو نہ دونگا۔

اس سے بھی آگے بڑھ کر مطالعہ یہ بتاتا ہے کہ یہ بھی ایک افسانہ ہے کہ تعلیم اور سائنس وٹیکنالوجی کا کوئی تعلق ہے، ابھی اوپر ہم نے لکھا ہے کہ مائکروسوفٹ کا بانی چند کلاسیں پڑھا ہوا تھا۔۱۹/ویں صدی کا سب سے بڑا موجد تھامس ایڈیسن بھی جاہل تھا، یہی نہیں آج کی سائنس کی بنیاد رکھنے والے تمام کے تمام سائنس داں جن میں گنے چنے غیر مسلم بھی تھے کسی کالج کسی یونیورسٹی، کسی انجینئرنگ کالج یا ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ سے سند یافتہ نہ تھے ۔ پھر ان کی تعلیم کیا تھی؟ سب کے سب بشمول غیر مسلم قرآن حدیث وفقہ کے تعلیم یافتہ تھے۔کیا اس سے یہ پتہ نہیں چلتا کے سائنس وٹیکنالوجی کے لئے تعلیم کا افسانہ بھی بس افسانہ ہے۔ سچ یہ ہے کہ جو سوچتا ہے، غور وفکر کرتا ہے وہ دنیا میں آگے بڑھتا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن میں سوچنے غور وفکر کرنے کی طرف بار بار توجہ دلائی گئی ہے، ہمارے یہاں کے دانشور امریکہ کی ترقی اور سپر پاوری سے بہت مرعوب ہیں۔سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اب امریکہ زوال پزیر ملک ہے پھر آج وہ جو کچھ بھی ہے اسے سمجھنے کے لئے ہمارا یہ مضمون نیک نیتی اور سنجیدگی سے پڑھ لیجئے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پھر تعلیم کی اہمیت کیا ہے؟''کسی دانا نے اس کا جواب بہت خوبصورت انداز میں دیا ہے:''کامیاب ہونے کے لئے مت پڑھو، قابل بننے کے لئے پڑھو''۔ ہمارے نزدیک تعلیم کی اس سے بہتر تعریف ممکن نہیں۔ہم سمجھتے ہیں کے یہی اسلام کا بھی موقف ہے، اس کی ایک مثال یہ ہے کہ یو پی ایس سی میں کامیاب ہونے والے طلبا اپنے فیلڈ کے عموماً ٹاپرس نہیں ہوتے۔وہ بس قابل ہوتے ہیں۔تعلیم پر اس طرح باتیں کرنا فی زمانہ بھیڑ چال ہے۔عام دانشور کریں تو کوئی بات نہیں۔ علماء کرام تو خوب جانتے ہیں کہ ''خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی'' وہ بھی عام سطح پر آکر اپنی بات رکھیں تو افسوس ہوتا ہے۔

یہ اوقات پٹنہ کے لیے ہیں، روزانہ ریڈیو ٹائم سے گھڑی ملا لیا کریں، احتیاطاً افطار وقت مقررہ سے ایک یا دو منٹ بعد اور سحری چند منٹ پہلے کر لینا چاہیے، اسی طرح اذان فجر بھی سحری کے متعینہ وقت ختم ہونے کے چند منٹ بعد دینی چاہیے۔ چند اہم جگہوں کے اوقات کے فرق کو ذیل میں واضح کردیا گیا ہے۔

نقشہ اوقات سحر و افطار
رمضان المبارک ۱۴۳۹ھ

ایام	رمضان المبارک ۱۴۳۹ھ	مئی و جون 2018	ختم سحر گھنٹہ	ختم سحر منٹ	وقت افطار گھنٹہ	وقت افطار منٹ
جمعرات	کیم رمضان	17 مئی	۳	۳۲	۶	۳۰
جمعہ	۲	18	۳	۳۲	۶	۳۰
سنیچر	۳	19	۳	۳۱	۶	۳۱
اتوار	۴	20	۳	۳۰	۶	۳۱
سوموار	۵	21	۳	۳۰	۶	۳۲
منگل	۶	22	۳	۲۹	۶	۳۲
بدھ	۷	23	۳	۲۹	۶	۳۳
جمعرات	۸	24	۳	۲۸	۶	۳۳
جمعہ	۹	25	۳	۲۸	۶	۳۴
سنیچر	۱۰	26	۳	۲۷	۶	۳۴
اتوار	۱۱	27	۳	۲۷	۶	۳۵
سوموار	۱۲	28	۳	۲۶	۶	۳۵
منگل	۱۳	29	۳	۲۶	۶	۳۶
بدھ	۱۴	30	۳	۲۵	۶	۳۶
جمعرات	۱۵	31	۳	۲۵	۶	۳۷
جمعہ	۱۶	کیم جون	۳	۲۵	۶	۳۷
سنیچر	۱۷	2	۳	۲۴	۶	۳۸
اتوار	۱۸	3	۳	۲۴	۶	۳۸
سوموار	۱۹	4	۳	۲۴	۶	۳۹
منگل	۲۰	5	۳	۲۴	۶	۳۹
بدھ	۲۱	6	۳	۲۳	۶	۴۰
جمعرات	۲۲	7	۳	۲۳	۶	۴۰
جمعہ	۲۳	8	۳	۲۳	۶	۴۰
سنیچر	۲۴	9	۳	۲۳	۶	۴۱
اتوار	۲۵	10	۳	۲۳	۶	۴۱
سوموار	۲۶	11	۳	۲۳	۶	۴۲
منگل	۲۷	12	۳	۲۳	۶	۴۲
بدھ	۲۸	13	۳	۲۳	۶	۴۲
جمعرات	۲۹	14	۳	۲۳	۶	۴۳
جمعہ	۳۰	15	۳	۲۳	۶	۴۳

مطبوعہ وقت کے مطابق
سیتامڑھی، مظفرپور، حاجی پور، بیل پور، گیا۔

مطبوعہ وقت سے کم کریں
چترا، ڈالٹن گنج، بہار شریف ۱منٹ
نوادہ، کٹک، ہزاری باغ، سمستی پور، ٹاٹانگر ۲منٹ
رانچی، مدھوبنی، دربھنگہ ۳منٹ
بوکارو، بیگوسرائے ۴منٹ
دھنباد، مونگیر ۵منٹ
سلطان گنج ۶منٹ
بھاگلپور، پرولیا ۷منٹ
پورنیہ، کٹیہار، ارریا ۹منٹ
کشن گنج، صاحب گنج ۱۰منٹ
مالدہ ۱۲منٹ
کولکاتا ۱۳منٹ

مطبوعہ وقت سے بڑھائیں
چندوا ۱منٹ
جہاں آباد ۱منٹ
ارول، آرہ ۲منٹ
بتیا، داؤدنگر ۳منٹ
ڈمراؤں، ناصری گنج ۳منٹ
گوپال گنج، راورکیلا، ۴منٹ
رہتاس ۷منٹ

نوٹ: اگر ۲۹/شعبان کو چاند ہوا تو ۱۷/مئی کو کیم رمضان ہوگا، ورنہ ۱۸/مئی کو۔

WEEK ENDING-14/05/2018, Fax : 0612-2555280, Phone:2555351,2555014,2555668, E-mail: naqueeb.imarat@gmail.com, Web. www.imaratshariah.com,
نقیب قیمت فی شمارہ -/6 روپے ششماہی -/200 روپے سالانہ -/300 روپے